ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

یہ کتاب معرفت مآب المعروف



گلذار فطرت
جواب تحفۃ الہند

من تصنیف [illegible]

بمطبع خورشید دکن واقع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس خدا پسند پر منشیو کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے قلم کو زور اور زبان کو طاقت دی ہے اور سوا اس کے ہر فرد بشر مین وہ جوہر عطا کئے ہین کہ جن کا بیان کرنا صرف طوالت ہے اب مین اپنے بادشاہ جمجاہ آصف زمان نواب نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ ودولتہ کا شکریہ بجالاتا ہون کہ جنکے عہد حکومت مین ہر طرف امن وامان نے اپنا جلوہ دکھایا ہے اور اس مملکت کا انتظام بخوبی کیون نہو کہ جب اس شہریار کا وزیر باتدبیر نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ [illegible] اعظم الامراء امیر کبیر آسمانجاہ ہو شعر زبان پہ بار تعالی یہ کسکا نام آیا ؛ کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے سبحان اللہ زہی چنین شہریار جہان ؛ یہ حقیر فقیر پشت ہا پشت سے نمکخوار دولت ممدوح کا ہے ہرچند چاہتا تھا کہ اپنے آقائے نامدار کی تعریف و توصیف کچھ لکھوں مگر میری کہان طاقت کہ ایک زبان سے اوس ممدوح کی مدح ادا کرون

ع اگر ہر موئے من گردد زبانی ؛ تو انم ہر یک استانی ؛ نیارم گوہر شکر تو سفتن ؛ سر موئے ز احسان تو گفتن

اب ناظرین با تمکین کی خدمت مین عرض پرداز ہون کہ اس حقیر ہیچ میرز اس کتاب کو باوجود عدم فرصتی مین چھپنے کو عجلہ مین لکھا ہے اگر احیاناً کہین غلطی ہو براہ نوازش معاف فرماوین اور دعائے خیر سے عاصی کو یاد

شکر اوس پرم آتما کا کس سے ادا ہو سکتا ہے کہ جسنے اوپنی قدرت سے

تماشا گاہِ عالم مین اور خلقت سے خلقت انسان کو افضل اپنی مشیت

کے لئے بنایا جوہرِ عقل تمیز نیک و بد کیواسطے عطا فرمایا اپنے احکام کو

پیروانِ اقسام مذاہب پہ انتظام کے لئے جتایا تاکہ اعمی جہل سے بچ کر

واقف اسرارِ قدرت ہو وین اور نابینا نادانی سے باز آکر بینا ہوں قدرت

انتظام عالم کے واسطے ظہور اوتار ہو کر فسق و فجور نابود کیا بندوبست جہان کی

پیغمبرون نے ورود پاکر حق و باطل کو جتایا مجھ ناچیز کی کیا طاقت

کہ بحرِ ذخار معرفت مین غوطہ مارون جب بید نیتی نیتی کا اقرار کرین پھر

اس ضعیف البنیاد کا کیا مقدور کہ گوہر مقصود پر قبضہ کرے جب پیغامبر خود

ما عرفناک حق معرفتک کا دم بھرتے ہین تو مین کس شمار رہون مگر عبید اللہ

صاحب نو مسلم کی کتاب مسمی بہ تحفۃ الہند نے مجبور کیا جو کہ اتفاقاً ایک نسخہ

صاحب شوق کے پاس موجود تھی اور ان صاحب موصوف نے بھی

بہت اصرار کیا اور فرمایا کہ ضرور اسکا جواب لکھو تا دوسرے ہنود اپنے عقائد اعلی

معترف ہو وین چونکہ مصنف نے نافہمی کے سبب دوسرے مذاہب کو برا کہا

اپنی الٹی سمجھ سے توہین مذاہب ہنود کی بلکہ اپنی ہی بیچارہ عقل کا رکھ

دوسرے ناواقف اہل اسلام کو اپنا انبار بنا کر اہانت [illegible]

لھذا مجبوراً تائید ربانی کو اپنا وسیلہ بنا کر اور امداد فضل الٰہی [illegible]

اس نافہم کے ذہن ناقص مین جو کچھ اسکا جواب آیا [illegible] تحریر بعرض [illegible]

اور امید ارباب انصاف سے رکھتا ہے کہ اگر کہین غلطی [illegible]

بنظر اصلاح درست فرما دین

جواب سبب تالیف و تمہید

رفع خجالت کے لئے حضرت نے اپنا [illegible] اسلام ہونا [illegible]

تحریر فرمایا گمان ہوتا ہے کہ اول حضرت [illegible] ربان [illegible]

اور سید فت یکا یک کھانا ملجاتے کے لحاظ سے [illegible] اور [illegible]

تھان گوشت وغیرہ کھانے کے واسطے [illegible] دیکھکر اور اصل [illegible]

سمجھکر فضیلت اسلام اور [illegible] ہنود کی افسوس [illegible]

کلام سے آتا ہے کہ اپنی [illegible] فہم اعلیٰ اور آبا و اجداد [illegible]

سمجھکر جو دل مین آیا اوسکی بھی شان مین کہہ ڈالا [illegible]

[illegible] بدگوئی کے کلام کا خیال نکرین [illegible]

[illegible]

باپ چھانو پڑوسی کو چھاپ کیے گا اور بعوض بھی آپکے ایسی بری آلودگی کی سے
دراصل بعضے ہنود بھی ہر چند اپنے عقائد کی کتاب سنتی یا پڑھتے ہیں
مگر اصلی مطلب سے اوسکے محروم رہتے ہیں چونکہ عقلا قدیم ہنود نے
اسرار عجیب اور نصائح دلپذیر کو بطور حکایات اس لیے بیان کیا کہ
تمامی اشخاص اوس زمانہ کے عقل رسا اور فہم تیز رکھتے تھے ایسے معانی
پسند کرتے تھے اور شاگرد اونکے وہ کلمات لکھ لیتے تھے اور قدما
بطور الہام یہہ بھی خبر تھی کہ زمانہ آئندہ میں کم عقلی اور ناقدر شناسی
رہیگی اگر صاف صاف لفظ ہمہ اوست تحریر کیے جاینگے تو وہ کم فہم اشخاص
نافہمی سے دوسرے طور پر عمل کرینگے اور انتظام عالم میں فرق
آویگا کہ خلاف رضاے الہی ہے اور اگر ان کتابون کو بہہ
بطور فرض عام ہنودون پر جاری کرینگے تو انتظام عالم اور درویشی
بخوبی نہ ہوگی اور جو اشخاص خاص فہم تیز اور طبع ذکی رکھتے ہونگے
وہ منشا اور حقیقت حقی سے ماہر اور واقف ہو سکینگے اور عام اشخاص
بوجہ مرشد کامل معرفت دان ہو سکینگے ورنہ عام کو بھی دلیل کافی نکالنی
ہوگی کہ جس واسطے ہمین جن صاحبان سلف کے افعال مرغوب خاطر

تصور ہون وہ اصحاب دونون فعلون سے پاک تھے چونکہ افعال کا اثر نہین
ہوتا تھا وجہ یہ کہ بجز ہستی مطلق کے کسیکی ہستی یا انکی اپنی ہستی پیش نظر
رکھے سے افعال نیک و بد موثر ہون چنانچہ راجہ جنک اور سکھدیوجی کی
کیفیت سے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ راجہ موصوف ایک پیر مین صندل
ملتا تھا اور دوسرا پیر آتشدان بیچ مین رکھتا تھا یعنے دونو فعل اثر نہین کرتے تھے
ایسا ہی دوسری حکایت کو مصنف نے ناقہمی سے جو دل مین آیا تصور فرمایا اور
شریک اسلام ہوا حیراب بھی اوسی مذاہب مین اپنے عقائد دینی پر مسلم
رہکر عبادات دینی کو ادا کرے اور عقیدہ راسخ رکھے اچھا ہے ورنہ مصنف کی
عقل پر گمان ہوتا ہے کہ اگر بجر کوئے غیر مذہب اپنے مذہب کی خوبی
اور دوسرونکے مذہب کی برائی سمجھا کر رغیب دے تو حضرت کے
اعتقاد کا پیمانہ عمر بھر لبریز نہوگا بلکہ مدام ڈواوڈول ہین گے اور اصلی
مطلب کو چھوڑ بیٹھینگے ناظرین بنظر انصاف سمجھ سکتے ہین کہ اصل
سب مذہب کی ایک ہے البتہ فروعات مین کچھ فرق ہے اگر
بچشم حقیقت دیکھا جائے تو بعض شریعت ہندونکی مانند طریقت
مسلمانونکے ہے اور طریقت ہندونکی مانند شریعت اہل اسلام کے

مثلاً شریعت اہل اسلام مین سب جاندار کو بندہ اور بیچون و بیچرا کو مالک و
مختار و بیانکی طریقت ہنود کا حکم ہے چنانچہ سنیاسی وغیرہ کا دہرم ایسا ہی ہے
اور طریقت مسلمان مین لفظ ہمہ اوست کا یقین کرتے ہین اور زبان پر لحاظ سے
شریعت کی نہین لاتے اسیطرح شریعت ہنود کا حکم ہے اور خدای تعالے کا
نام ہر ایک زبان مین جدا جدا پایا جاتا ہے مگر حقیقت مین ایک مثلاً چانول کو
اردو مین چانول تلنگی مین بیم مرہٹی مین تندل کہتے ہین دراصل وہی ایک شئے کا
نام ہے اگر نافہمی سے ایک کو زشت اور دوسرے کو نیک تصور کرے یہ خوبی عقل ہے
اب یہان تھوڑی کیفیت برہما وشنو مہادیو و شکتی کی بیان کرنا ضرور ہے

تا آگے دقت نہو

جانا جاوے کہ مطابق مذہب ہنود کے خداوند تعالے جل شانہ موصوف بہ صفات
گوناگون ہے اہل انصاف سمجھ سکتے ہین کہ صفت موصوف سے اور
موصوف صفت سے جدا نہین جس جس صفت سے عالم مین موصوف کو پہچانا
یعنی خداشناس ہوے اوس صفت سے خدا کا نام مشہور رہا بقول
اہل دل بہر نامیکہ خوانی سر برآرد کا قول مصدق ہے جیسا کہ بشنو نام
خدا تعالے سے مراد ہے معنی اس صفت کی یہ ہے کہ ہر ہر شئے مین بعینہ

کیا نباتات کیا حیوانات اور ارض وسما وغیرہ مین اور عالم کی پرورشی ورزاقی
اور نیکوکاری کا مجمع اور روح کل بغیر اسکی ہستی کے دوسری کے
ہستی نہین اسلئے پروردگار اور رب اور ست یعنی حق اور واجب الوجود
وغیرہ کہتے ہین چنانچہ مرزا بیدل علیہ الرحمۃ چہار عنصر مین فرماتے ہین
کہ واجب الوجود در النبنو میخوانند اور برمہا کہ یہہ بھی نام خالق سے مراد ہے
معنی اس صفت کی یہہ ہے کہ پیدا کرتا ہے ہر چیز کو اور عقل عطا و [illegible]
ہے اور علم لدنی سے بہرہ ور کرتا ہے رئیسون کو اور عقل کل کا منبع ہے
عین الوجود اسواسطے آفرینندہ خالق یہ ہانام مہت اور رجوگن کا مظہر
سمجھا جاتا ہے یہان بھی جناب بیدل قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ عقل کل
را برہما میدانند اور مہادیو کہ یہہ بھی نام جل جلالہ سے مراد ہے کہ معنی اس کے
یہہ ہے کہ براسب ہے اور اکبر قہار جبار کائنات کو عرصہ ہستی سے معدوم
کرنے والے جاتا ہے شیو اور سدا شیو بھی کہتے ہین کہ شیو کے معنی کلیان
یعنی بھلا اور سدا شیو کے معنی ہمیشہ بھلا اور مصدر نفس کل بلکہ عین نفس
کل ہو اگر کسی کو شک ہو کہ صفت قہر مین بھلا کیا ہوگا تو جواب یہہ ہے
جب خودی کے چھوٹ جاتا ہے تب عدم ہو جاتا ہے اور عدم ہونا

عین بھلائی ہے اگر لمحہ کے لئے ہو تو شیو اور ہمیشہ کے لئے تو سدا شیو اور
مرزا موصوف یہاں بھی فرماتے ہیں کہ سر الوہیت بہت بڑگرتی
مایا شکتی لچھمی سرستی بھوانی وغیرہ خواہش الٰہی طاقت الٰہی قدرت
الٰہی علم الٰہی وغیرہ کو سمجھے ہیں حکماء ہنود قدیم نے ہر ایک صفت کے
لئے علیحدہ علیحدہ طور پر بیان کیا ہے یعنی لچھمی بشنو کی مظہر زر و
دولت جس سے رزق وغیرہ دنیا کے کام برآمد ہوتے ہیں
اور حق الیقین وغیرہ ہوتا ہے حق الیقین وہ ہے جب ناظر او منظور
طالب او مطلوب عاشق او معشوق ایک ہو جاتے ہیں خیال دوئی
مطلق جاتے رہتے ہے اور سرستی برہما کی کہ جس سے ظہور علم
اور بوسیلہ علم انتظام عالم اور علم الیقین وغیرہ ہوتا ہے علم الیقین
وہ ہے کہ جو علم کے حصول سے اور تجربہ کاروں کی صحبت سے
میسر ہوستی بھوانی وغیرہ مہادیو کی جس سے ظہور طاقت حس و حرکت
وغیرہ اور عین الیقین ہوتا ہے عین الیقین وہ ہے کہ جو جو گنیش کو
مشاہدہ حال پرم آتما سے کشف اور اشراق ہوتا ہے اگر اہل دل
اس میں خوب خوض اور فکر کریں تو بہت سے اسرار منکشف ہونگے

کہ جسکا ظاہر کرنا منع ہے پس یہانتک جو کچھ اسرار ظاہر کرنے تھے تحریر کردیا
اگر کتب مذکورہ کو ذہن نشین کریں تو یقین ہوتا ہے کہ تمامی کتب
ہنود جو زیور معمات ونصایح سے مزین ہین جلوہ گرین گے
بس دانایان سراپردہ حق سمجھ سکتے ہین کہ موصوف صفت سے
جدا اور صفت موصوف سے علیحدہ متصور ہے مگر خوبی ذہن
مصنف تحفتہ الہند ہے مثلاً کسی شخص کا علم یا طاقت یا قدرت
یا صفت یا روح یا عقل شخص موصوف سے علیحدہ قیاس
کیجا سکے یا ایک اس موقع پر ایک حکایت یاد آئی وہ یہہ ہے
حکایت از مثنوی شریف ۔ کسی ملک مین ہاتھی نہوتا تھا وہانکے
باشندون نے سوائے نام سُننے کے ہاتہی نہین دیکھا تھا اتفاقاً ایک
سوداگر ہاتھی فروش کا گذر ادھر سے ہوا اور اوسے یہہ علم تھا
کہ یہان کے باشندون نے ہاتھی کبھی نہین دیکھا ہے رقم معقول
پیدا کرنے کے لئے اندہیری بیت پوشیدہ کر رکھا جو کوئی آتا
بجز تکلف مقررہ کی اندر جا کر دیکھنے نہین دیتا اگر وہانکے باشندے
[illegible] ہاتھ سے ٹٹولتے اور جس اعضا سے [illegible] سمجھتا

وہی کو ہاتھی سمجھکر باہم لڑتے تھے کہ ہمنی ہاتھی دیکھا بطور اہم یعنی ستون کے مانند ہے دوسرا جھبلاتا تھا کہ دو قوف سنبھالو مانند تخت کے ہے تیسرا جھلاتا تھا کہ ذرا ہوشین آو مانند سوپ یعنی غلہ افشانی ہے خیر جب قسم سوداگر کے ہاتھہ چڑھی تب بیچنی کیواسطے ہاتھی باہر نکالا جب سارے باشندے عقل کے دشمن قائل ہوئے کہ ناحق آپسمین جھگڑتے تھے واقعی سب کا قول درست تھا بہ ہیئت مجموعی یہہ تمام چیزین موجود ہین انتہی —

الحاصل ای انسان تمہاری خلقت سب خلقت سے بعطای جوہر عقل اشرف بنائی اور ابنا راز دان کیا تمکو لازم ہے کہ مانند دو و دام کے انسانیت کو فراموش نکرو عقل سے کام لو عقل کو لکڑی نہ مارو

جواب پہلی باب اعتقاد کا جسمین پہلی فصل کا جواب ہے

مصنف نے پہلی فصل میں جو کہ خدا تعالی کی شناخت مین ہے یہہ لکھا ہے کہ خداوند تعالی حلیم و رحیم اور خالق اور رازق اور قدیر اور علیم وغیرہ بخود ہے اور بے شریک سو ہندو بھی قبول کرتے ہین اور قائل ہین چنانچہ اسکا کیفیت بطور نمونہ نرسنگھ اوتار سری برم آتما یاد آئی سو بغرض تحریر ہے (حکایت سری نرسنگھ مہاراج) سابق مین ایک راجہ ہرن کشب نامی قوم دیت سے گذرا ہی کہ بریاضت شاقہ حاکم تینون طبقہ کا ہوا اور بغرور حکومت مانند شداد کی اپنی کو خدا کہنے اور اپنی پرستش کی تاکید کرتا اور یہہ بھی

باعث غرور کا ہوا کہ ایسی نہ مرنیکی دعا ریاضت شاقہ کر کر مستجاب کروائی تہی وہ
یہہ دعای مقبول تہی کہ کسی ہتیار سے نہ مرون کسی انسان یا حیوان یا ملائک یا جن وغیرہ سے
نہ مرون دن یا راتکو نہ مرون کسی طبقہ ارضی و سماوی پر نہ مرون ادہر نہ مرون چہار عنصر
سی نہ مرون القصہ نا خدا ترسی او ظلم و تعدی اوس راجہ کی نہایت کو پہونچی تب ظہور
اوتار سری پرم آتما کا جسے نرسنگہ کہتے ہین اسطرح ہوا کہ اوس راجہ ظالم کی پہلاد نامی
ایک لڑکا پیدا ہوا خوردی سے آثار خداشناسی کے نمایان تہے گرچہ استاد نا خداشناسی
کی تعلیم دیتا لیکن وہ عاشق کلمہ حق زبان پر لاتا تا آنکہ یہہ خبر راجہ کو پہونچی اور راجہ نے
بہت سی زجر و توبیخ کی بعدہ بانواع عقوبت ڈرایا بلکہ مار ڈالنے کی سب تدبیرین کین مگر
وہ سب تائید غیبی سے بیفایدہ ہوئین حتی کہ ایکروز سر دربار عام ستون آہنی تیار
کروایا اور آگ تیز سے خوب تپوایا اوس عاشق صادق کو طلب کر کے کہا اب بہی میری خدائی کا
اقرار کر ورنہ تجہے اس ستونسے باندہونگا تب اوس عاشق نے جواب دیا کہ میرا مالک ہر شی
مین موجود اور محیط ہے نہ کہ تو خدا ہے بلکہ ظالم اور نا خدا ترس ہے تب راجہ ظالم سخت غصے مین
آیا اور کہا کہ اگر تیرا خدا اس ستون مین ہے دیکہتا ہون کسطرح بچاتا ہے یہہ کہا اور
باندہنے کیلئے دوڑا تب اوس ستونسے طراقہ کی آواز بڑی شدت سے آئی اور وہ
ستون شق ہو کر ظہور اوتار سری نرسنگہ جسکا سر اسد کا سا مونہہ اور ہاتھ پانو انکے

پنجی اور رخ مانند شیر کے باقی تمامی جسم آدمی کا تھا نام کیوقت اوس پراجہ ہوئی کہ
دہلیز پر پکڑا اور زانو پر لٹا کر اسطرح استفسار کیا کہ اس وقت دن ہے یا رات کوئی طبقہ
ارضی و سماوی ہے یا اوپر کوئی قسم کا ستیارے میں ملایک یا انسان و حیوان وغیرہ ہوں
یا کوئی چہار عنصری ہو بہر حال تمامی دعائی مقبولہ جتلا کر شکم چاک کر ڈالا اور گنہگاران بہشت
کو حکم دیکر داخل فردوس علیین کردیا ناظرین دیکھیا قدیر اور رحیم اور کریم ہے
کہ قدرت سے دعائی مقبولہ کے سوا اسباب مرنے کی تیار کردئی اور کیسا کریم ہے
کہ ایسے شخص کو بہشت مین بھیجدیا ناظرین تمامی قدرت حکمت وغیرہ اوس ایشور کی
کی تشریح ہوتی ہے پھر ہندو کسطرح قائل نہین ہین

جواب اختلاف نرگن و سرگن وغیرہ اور نقل اتری منی

شناخت خدا تعالی مین موجب دین ہندو کی کچھ اختلاف نہین البتہ مصنف کے
سمجھنے کا اختلاف ہے کہ نرگن کو بلا صفت اور سرگن کو صفت والا سمجھا ناظرین
یہہ مذہب ہنود ایسا بحر ذخار ہے کہ بجز تائید ربانی اور رہبری مرشد کامل اس
بحر ناپیدا کنار کے کنارے پر پہونچنا ناممکن ہے چونکہ خدای تعالے کے بے انتہا
نام اور بے نہایت صفت ہے کسکا مقدور ہے جو توضیح کر سکے چنانچہ تھوڑا اوپر
ذکر کیا گیا نرگن سے یہہ مراد ہے کہ کوئی گن نہین جو اوسکی ذات پر محیط ہو بلکہ گن یعنی

صفت ہو وہ محیط ہے اسلئے نرگن کہتے ہین اور سرگن سے یہہ مراد ہے کہ
بے جتنے گن اور صفات ہین اوسکی ذات کی ظہور کے ہین نہ کہ مانند فہم
تحفت الھند کہ دو بلکہ تین خدا سمجھکر ہندو دین چھوڑ بیٹھے واہ کیا خوب اگرچہ
بہی ہوئی تو کیا سہ خر ارجل اطلس بپوشد خر است) کی مصداق ہین
وغیرہ کو کہتے ہین جسکے فہمایش اوپر ہو چکی ہے رج ست تم پیدا کرنا
مارنا اوسکی ذات پاک کا موجب ہے حکما ہنود نے تفہیم عام کے لیے
رقم فرمایا تا عام حکایت پسند جو کہ عادی شراب کباب و
دین رغبت سے عورت کی نقل اتری منی کو سنین اور رفتہ رفتہ
صلحا کی خوبی اوس صالحہ کی سمجھین کہ مراد ان تینون
آدمی سے بہیک مانگنے کو یہہ ہے کہ عورت موصوفہ کو ان تینون
بوجہ اسباب دنیوی کے لازم تہا مگر ان تینون صفتونکو جل
کرنا اور لڑکی بنانی سے مراد مطیع رکھنا تہا جاننا چاہیے کہ حکما قدیم
مین اوس صالحہ کی نقل کو اچھی پیرایہ مین بیان کیا خلاصہ یہہ کہ مراد
اسباب دنیوی کو اوس عورت صالحہ کے مانند عادت کہا اسباب دنیوی
ظاہرا کام وبا دنیا حسب منشاء ہونا کرے اور باطن سے ترک تو

دونوجہان مین بھلا ہوگا اور مختار رہیگا

جواب نقل جلندہر

جلندہر کی نقل مین جو کہ کارتک مہاتم اور پدم پوران مین مصنف نے اخذ کر کے بسبب تماہے توہین کی نعوذ باللہ منہا اس نقل کو یون سمجھنا چاہیے وہ یہہ ہے کہ انسان جامع خوبی و صفات ہے چاہیے کہ مانند برندا کی عصمت حقی پر قائم رہے تا محبوب حق ہووے حق سے تا قبل قید جسم مراد بشنو سے ہے جسکی حالت سابق مین ذکر کی ہے ہر چند غصہ قہر کرتا ہے غضب مہادیو جلندہر نام ہوا ہے وجود انسانی مین موجود ہے اور کبھی ناوابستگی مراد اندر کا آنا مہادیو کی پاس) لازمہ انسانی سے شایع ہو کر وجود انسانی کو کہ برنداسے مراد ہی گھیر لیتا ہے) کہ گھیر لینے سے مراد غلبہ جلندہر کی زد سے ہی اوسوقت ہوش حواس میں تراکم ہوتے ہین) یعنی جاتجر ہونا دیوتا دیکا جلندہر سے مراد ہے بطفیل تائید حق) کہ مراد نارد جی سے ہی آتی سے بر جہا کی) مراد عقل بہ نزول قہر الہی) کہ غصہ کا نتیجہ ہے اور بلا نمونہ قہر تادیب پاکر یعنی یارنجی کا مانگنا مہادیو سے مراد ہی شکست کہانا اور ماری جانا جلندہر کا مہادیو سی یہہ بات ہے کہ راہ راست پر آنا غصہ کی وجہ سے جو کہ بھلا ہوتا ہے یعنی شبہ بمعنی کلیان جیسے بھلا کہتے ہین نہ ہو ارحق حاصل ہوتا ہے کہ مراد تجلی حق

الشنسو ہی ہی اور وصل کے مل سے مراد خود دیکھو یار آنا جینے کا جل جانا تب حق ہی حق
ظہور پاتا ہے کہ مراد عاشق ہونا بشنو کا فراق ہیو بندا سے ہی اور اس ضمن مین بد دعا
دینا برندا کا بشنو کو اور پتھر بنجانا بشنو کا بد دعا سے برندا کی جو تحریر ہے یہہ ہے کہ جو
مرتا ہی یعنی خود سے جاتی رہتی ہے تو ہوا ہوس کو کہ وجود ہی مراد ہے اپنی مرد کو برا
سمجھتا ہے جسکو بد دعا سے مراد ہی اور پتھر بنجانا سے یہہ مراد ہے کہ حق کسیکے سخت و سست
یا پتھر و نیک کہنے سے برا یا بھلا انتقام نہین کرتا اسو جہہ سے پتھر بنجانا نسے مراد ہے
پس ارباب فہم سمجھ سکتے ہین کہ حکما قدیم ہنود نے کس خوبی سے تشبیہ و قرار تاقین کی
ہین جو ذریعہ سیلا پوجن وغیرہ جیسے بیت پہلی لکھتے ہین آئندہ تراکیب سلتش ہنود
مین بیان کیا جائیگا

جواب کیفیت گنیش جی مہاراج

مصنف تحفۃ الہند حسب ہنود پیدا ہونا گنیش جی کا میل سے پاربتی کے وقت نہانے
کے اور آنا مہادیو جی کا روکا جانا گنیش جی سے اور مارا جانا گنیش جی کا اور ہاتھی کا سر
لگانا گنیش جی کے جسد پر اور ایسے افعال کو بد سمجھنا مصنف مذکور کا بد ہے وجہہ یہہ ہے
کہ پاربتی سے مراد جسم انسانی اور میل سے مراد ریاضت شاقہ اور گنیش جی سے مراد ظہور فضائل
و نتیجہ ریاضت ہے اور آنے سے مہادیو جی کے مراد ہارجانا موانعات ریاضت اور فتح جانا
سے مراد جب ریاضت مین نفس رہے وہی نتیجہ تا حکم اور سر ہاتی کا لگانا سے اور لیاقت

پاربتی سے یہہ مراد ہے کہ جب غور مانعات پر کر کے ریاضت کرے تو نتیجہ نیک حاصل
ہوتا ہے جس سے مصنف قدیم نے مہرا تھی سے مراد لی ہے اور انعام دینا مہادیو جی
کا واسطے گنیش جی کے کہ جو کوئی کام کرے پہلے پوجا گنیش جی کی کرے اس سے
یہہ مراد ہے کہ نتیجہ ریاضت کو قبل از وقوع ریاضت ذہن نشین کرے اور فضل الٰہی
پر نظر رکھے جس سے مصنف قدیم نے مقدم پوجا گنیش جی سے مراد لی ہے سب
وہ ریاضت حد تک پہونچتی ہے گرچہ مانعات پیش آویں کچھہ نہیں ہوتا ناظرین
گنیش سے مراد فضل الٰہی کے ہے جنکی دو شکلیں ہیں ایک اشٹ سدے اور
آٹھہ سدہی کے یہہ نام ہیں انیستو بستو پراپتی پراکام انماں مہماں گریماں لگھیما
اوسکا اشلوک یہہ ہے۔ انماں مہماں چیو گریماں لگھیما تتھا پراپتیہ پراکامی اسیتو بسیتوم
چاشٹ سدہ بہا۔ معنی انماں کے بہت چہوٹا ہونیکو کہتے ہیں کہ ذرہ ہی ہو اور مہماں کے معنے سب سے
اوسکو بزرگ ماننا یعنی سب سے بزرگ سمجھا جانا گریماں کے معنی وزنی اشیا سے بھی گراں بہا ہو جانا لگھیما کے معنی سبک
سبک ہو جانا پراپتیہ کے معنی حاصل کرنا سب اشیا کا پراکام کے معنی جو خواہش ہو وہ سب وقت حاصل ہو جانا اسیتو کے معنی مالکیت
بستو کے معنی سبکو اپنے بس میں رکھنا اور دوسری شکل جسکا نام بدھی ہے یعنی عقل جوہر ہے علم لدنی حاصل ہو اور
تیسو پر ہیں مصنف تحفۃ الہند نے لنگ کی حکایت میں ول کو لکر منتر پرین کیا منفصل یہہ لکھا کہ پہلے [illegible] سے
کنول پیدا ہوا اور کنول سے برہما ظاہر ہوا اور آپس میں جھگڑا انکی پیدایش کا ہوا تو سوا بعد اوسکے [illegible] دونوں نے کہہ یوں آواز

لی تہی اور لنگ نے اپنی بزرگی جتلانیکے واسطے دونونکو ارشاد کیا کہ تم ہماری
ابتدا اور انتہا کا امتحان لو پس وہ امتحان اس طور پر لئے کہ برہما ہنس کے شکل بنکر
بیٹھکر اوپر چڑھ اور بشنو نیچے پاتال تک گئے بہرحال دونون نے دس ہزار
برس تک دورہ کیا مگر انتہا معلوم نہ ہونے سے اقرار خالقیت لنگ کا کیا
بوجہ درازی لنگ کے تو مسلم صاحب نے اس نقل پر خوب ہندوؤنکو اور
برہما بشنو کو مسخرا اور بیچیارہ وغیرہ جو طبیعت چاہی فرمایا مگر یہہ تمام مسخرا پن
تو مسلم صاحب ہی نازل ہوتا ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اگر کوئی آفتاب پر
تہوکے تو وہ اپنی مونھہ پر ہی گرتا ہے اور اگر چاند کو ڈہانپنے کیلئی خاک
ڈالے وہ خاک اوسی پر ہی پڑتی ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ مہاتماؤن نے
سوچا کہ رجحان خلقت کا طرف استہزا کے ہوگا اور اصلی امر سے محروم
رہین گے اسلئے اس نقل کو اس پیرایہ تحریر کیا اصل یہہ ہے کہ انسان مین
راستی و نیکوکاری کہ مراد بشنو سے ہے جب پیدا ہوتے ہے تب عقل
کہ کنایہ برہما سے ہے ظہور پاتی ہے اور باہم جھگڑنے سے یہہ مراد ہے کہ
راستی کا باعث عقل کے ظہور کا سمجہین وہ یا عقل کے سبب سے راستی کا ظہور
تصور کرین وہ دونون باہم ملزوم ہین اسمین اکثر نادان جھگڑتے ہین تب آواز غیبا

اتی ہے کہ جہی دیکھہ یعنی میری ذات جل جلالہ کو دیکھہ کہ مراد لنگ سے اوسوقت عقل فکر کرتی ہے کہ یہ مہا دیو عقل اور
ہنس سے فکر مراد ہے اور راستی بہت صحیح ہو جاتی ہے کہ مراد بشنو کو پاتال تک جانیکی ہے مگر اوسکی ذات پاک کی انتہا نپایا
عقل اور راستی مجبور ہوتے ہیں کہ مراد وہ آدمی لنگ الٰہی خالقیت ہے پوشیدہ نہیں کہ انسانکو لازم ہے کہ ذاتی سے پا عقل
ہی شناخت ذات جناب احدیکا بھر و سا نکریں بلکہ اسکو اپنا شیو سمجھکر اوسکی کرم کرا امید وار رہا محبوب اور مطلوب کے
رخ کا مشاہدہ ہو

جواب اشلوک شیو پوران

شیو پوران کا ایک اشلوک حضرت مصنف نے تحریر کر کی ہیں یہ یون معنی کئے کہ بشنو کو درمن سے شیو خفا ہے اور شیو کی
خفگی موجب دوزخ ہے اہل نصاف سمجہہ سکتے ہیں اول تو یہہ اشلوک تو مسلم کا ہی بنایا ہوا ہو گا دلو فرضاً اس کے معنی
یہ مراد ہے کہ ہر چند راستی و نیکو کاری ہر آدمی کو اچہی ہے لاکن مستغرقان ام کو محبوب سے باز رکھتی ہے چونکہ عاشق صحیح ہیں کو
اول مرتبہ بوجہ او کتا نیکی نیکو کاریکی ہدایت واسطے دل لگی کے کرتے ہیں مگر بعد اوسکی رفتہ رفتہ طرف بدکاری کے بھی
ہو جاتی ہے کہ بدکاری موجب دوزخ ہے اسلئے منتا شیو پران کا بہت اچہا ہے کہ مدام حالت استغراق و محبوب میں
اسمیں بہلا او کلیان ہے کہ مراد شیو سے ہے اور نیکو کاریکی مراد بشنو سے لیکر لطیف معنا یون تحریر فرمایا

جواب مقولہ بیدانت شاستر

بیدانت شاستر کی مقولہ کی حضرت مصنف نے بہی یون لکہا کہ ابدیا یعنی نادانی جب جد اسی ہو جہہ ہے تب جہان
بن جاتی ہے معاذ اللہ کیا سمجہے اس کلام کو حضرت کو کہیں کا نہ رکہا نا ظرین انصاف معنی یہ ہے کہ انسان

اجابت یاری ہے جب اوسکو ناوانی ہوویگی کہ ایذا پاسے مراد ہمی پیدا ہوتی ہے تب وہ راز اوس سے
اور وہ مانند اوخلقت کے ہو جاتا ہے اور جب پا اوسکو حاصل ہوتی ہے یعنی نہایت کیجے وہ
جو کچھہ کہ اہل ال حب جانتی ہین خلاصہ یہہ ہے کہ آدمی مشتاق نہایت و کرنیکی کرتا تا کہ مقصود سے
کامیاب رہے

جواب سانکہہ شاستر وغیرہ

سانکہہ شاستر کے قول کا بہی اسیطرح حضرت نے معنی کیا کہ پیدا کرنا خلقت کا پرکرتی سے ہے خدا انکے نہین اصل میں
جبتک کسیکو ارادہ یا خواہش کسی مراد پر کرتی یا مایا سے نہین پیدا ہوتی تبتک کوئی کام پورا نہین کر سکتا
سانکہہ میں پرکرتی مایا وغیرہ کی مفصل حالات لکہہ چکا ہون ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ واضع نے اس تمہید کو
اسطرح لکہا نہ کہ خدا کو بیکار محض بنایا افسوس مصنف کے فہم پر اور سنئے یون تحریر کیا کہ ہندو
کرم اور کال یعنی عمل اور وقت کو فاعل اور خدا کو نہین سمجھتے افسوس ہے کہ ذرسی بات ہندونکی نہ سمجھ سکے خدا
دانی کا دم بہرتے ہین سبحان اللہ یہ بات ہے کہ خداوند تعالی نے کل امور اوقات مقرر فرمائی ہین اوسکا وہی حکیم
ہے چنانچہ یہ آیہ اسی بات پر ہے کہ کل امر بنایا وقتہا انتہی فہم اور قول سنو ہے حضرت جیسی سمجھ کہ خدا کو
بیکار بنا دیا معاذ اللہ اور خوبی یہ کہ تعریف بہی کرتے ہین اور مسلمانیکا دم بہی بہرتے ہین واہ سبحان اللہ
اور پہر قائل ہو کر بعض مقولہ صفات الٰہی ہو کو بیان بہی کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ مہابہارت
حق تعالی کی صفت مین یون لکہا ہے کہ برہما مہادیو بشنو اندر وغیرہ ان سبکو اوسی نے پیدا کیا ہے اور
ہمیشہ سے قائم ہے فنا نہین ہوگا اوسکا سب چیز کو محیط ہے کریم بخشندہ ... کرنے والا الا آخر

اور پھر حضرت مذکور یہ بھی فرماتے ہیں کہ کوئی شاستر کچھ اور کوئی کچھ لکھتا ہے سو ہندو آپ ہی خیال کریں
اور شاستروں کو جھوٹھ سچ جانچ کریں انتہی واللہ حضرت مذکور کو جنون ہو گیا ہے نعوذ باللہ سمجھتے ہیں اولٹا ہندوونکو
اور انکی شاستر کو جھٹلاؤ اور سمجھاتے ہیں کیوں نہیں یوں ہی عین تسلیم ہیں تا طریق جب تک نہ پیدا ہو عقل سلیم
اور ملتفت حق الیقین وغیرہ مسائل خدا ایسے نہ پیدا ہونگے تب تک جھگڑے نہیں بلکہ مطلوب حقیقی سے ناکام
رہینگے بھائیو نفسانیت کو چھوڑ کر اپنے مطلوب کے حصول کی فکر کرو تا آرام جاودانی نصیب ہووے کیونکہ اس عمر ناپائدار
کا کیا اعتبار ہے ہر دم کی قدر کرو اور مصنف تحفۃ الہند نے بعد بہت سے خیالات فاسد کے یہ لکھا ہے کہ ہندو اپنے
دین میں تحریر ہے کہ جب کوئی شخص باغی یا سرکش پیدا ہوتا ہے تب خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہے
یعنی ایک خلقت میں اوترتا ہے اسلئے اوتار کہتے ہیں کہ چوبیس مرتبہ خدا نے جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتار کو
بہت اشرف جانتے ہیں چنانچہ اوسکی تفصیل موافق کتب ہنود کے حضرت نے تحریر کی اور خوب ہی
توہین کی یعنی یہ لکھا کہ کوئی صورت خوک میں اور کوئی اوتار کچھوہ و ماہی و نرسنگہ وغیرہ وغیرہ اور رام جی
اور کرشن سیم آتما کی خوب مذمت کی ناظرین منصف مزاج کو سمجھنا چاہئے کہ فقط بول چال میں
فرق ہے مطلب اصلی ایک ہے اور مصنف مذکور باوجود قابل ہونے التماس و تحقیق بعضے بزرگان
میں سے ہندوستانی ہوئے ہیں مسلمانونکو لازم ہے کہ اونکی شان میں کچھ نہ لکھیں اگر لکھا ہو تو خود
ہی اپنی نوشت کا خیال نکر کے یہ بھی اصلی مطلب کتب ہنود کی ہیں جسکو اپنی لکھنے کا خیال نہیں وہ
کسی کے سخن کو کیا سمجھیگا خود فضیحت دیگر انرا نصیحت کا قول حضرت تحفۃ الہند کی شان میں

مصداق ہے اور سوا اسکے یہ دلیل کافی ہے کہ عیسوی مذہب میں حضرت عیسی علیہ السلام کو
خدا کا بیٹا اور ہنود میں اوتاروں کو خدا کا ماننا اور اہل اسلام میں پیغمبر انکو رسول یعنی قاصد خدا اور فضل ان
کی ہاتھ کا کہنا اپنی اپنی شرع کی موافق درست بجا ہے چونکہ ان لوگوں سے جو حرکات و سکنات وقوع
ہوئی دوسرے انسان یا جن سے آج تک ایسا ہو نہ سکا ممکن نہیں سابق اسی حصہ میں لکھ چکا ہوں کہ اہل طریقت اسلام
حسب شریعت ہنود اور طریق شریعت اسلام مانند طریقت ہنود ہے بغور اور فکر سمجھنا چاہئے کہ ایک ہی مطلب
سب کا ہے چنانچہ شان میں آنحضرت صلعم کی احمد بے میم وغیرہ وغیرہ یہ کیا ہے ناظرین حالات اہل دل
ملاحظہ فرماویں کہ بعضی نے پیغمبر اور بعضی نے بیٹا آنحضرت صلعم کو کیا کہا چنانچہ مثلاً ایک شعر لکھا جاتا ہے
شعر مرتبہ وحدت کو بھی رہنا اسکو کیا جانے شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے ایسا ہی ہنود میں
بعد طے کرنے منزل شریعت کے طریقت والے مانند مذہب مسلمانوں کے ہوتے ہیں اور قول و فعل اوتار ہنود کے
مصنفانہ فہم و فصل سے انصاف سے تحریر کی ہے چونکہ سری کرشن پرماتما کو عیاش سمجھا چنانچہ خوب
زمانہ دراز سے آج تک کسی نے ایسا عیش نہ کیا کہ بیشمار عورتوں سے مقاربت کی اور لطف یہ ہے
کہ سوای سولہ ہزار آٹھ سو آٹھ رانی کے کہ ہر ایک کو دس دس فرزند نرینہ اور ایک ایک لڑکی
پیدا ہوئی و مع بیشمار عورتوں کے جنکو گنتی نہیں اور معجزات بے حد مانند گوردہن پہاڑ کو ساتھ
دن ایک انگلی پر سات روز تک اٹھا کر تمام برج باسیوں کو اسکی طوفان
سے بچا لینا اندر کے آواز ان جہانوں کو پست کرنا و معرور اندر کا غرور

تو ریتا مانند کنس اور جراسندہ کے اور مہابھارت مین درجودہن وغیرہ کو ہر وادالنا اور ہر ایک مطیع

کو مالا مال کردینا خصوص سداما جی کو دونو جہان کا آرام مانند بہشت کے اسی دنیا مین دنیا اور

کیفیات قدرت و معجزات سری بھاگوت کے دسم سکندہ مین سے توضیح تحریر ہی چنانچہ اوسکی پڑہنی یا سننے سے

لطف بے نہایت خصوصاً حسن و عشق حقیقی کا جلوہ نظر آتا ہی اور تمام دوادش اسکندہ بھاگوت

اسرار عجیب اور تصوف سے مملو ہے اور طرفہ یہ کہ ابتداء عالم سے انتہا عالم تک کی کیفیت کہ جسکی پیشین گوئی کا

امتحان ہوتا آیا ہی اور ہوتا رہیگا مرقوم ہے اور ساری کائنات کی حقیقت کیا حالت فرشتگان اور کیا لطافت

راجگان وغیرہ کل آفرینش عالم مسطور ہے اگر ارباب فہم و ذکا بغور ملاحظہ فرماوینگی او سکا حظ

میری تحریر سے بڑہکر پائینگے مگر مصنف تحفۃ الہند سے کج فہم اشخاص جو تعصب مین ہین اور سری کرشن

برم آتما کی بیادنی قدرت سے کہ وقت داخل ہونے متہرا شہر کے کبجا نام کی کریہ منظر کوزہ پشت عورت کو ایک لمحہ

مین حسین اور سیدہی کردیا مگر ان دونون وتارون سے دو امر کی نصیحت واسطے رویہ وہدایت عالم کے

مترشح ہوتی ہے کہ مانند سری رامچندر جی مہاراج کی گرہست یعنی دنیادار ایک عورت کرین

باقی سے محترز رہین اور سری کرشن پرم آتما کی او تار سے یہ قیاس کرین کہ اگر اونکی مانند قدرت

ہر امر کی پیدا کرین تب آزادانہ طور پر رہین نہ عقوبت آخرت مین ملوث رہینگے اگر اونکے طور پر

ضابطہ اس جسم فانی ہو وین ظاہری برائیاں بھلی نظر آئینگی ناظرین اگر مصنف مذکور

اس پر قائل نہون تو ہم بلکہ تمامی اہل انصاف سمجھینگے اونکا لکھنا یہی ہے کہ مصنف نافہم

مانند اور کفار کے کہ معجزات آن سرکار علیہ السلام کے بھی قائل نہیں گرچہ بظاہر مسلمان ہوا تو کیا

جیسا کہ بعض کفار شق القمر کے معجزہ کو سحر اور بعض نادیدہ کفار نے یہ کہا تھا کہ چاند کا کرہ زمین کے

کرہ سے کچھ کم ہے آسمان سے نکلجانا اور انگلی کے اشارہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آسمان پر چڑھ جانا قریں قیاس نہیں

چاند اگر زمین پر اوترے زمین ویران ہو جاوے اور خلقت تباہ ہو جاوے ناظرین ایسی ہی مصنف

سمجھے ہیں لیس اوتار وغیرہ پر ایسوں وغیرہ کی تردید اسی ضمیمہ پر قیاس کرنا چاہیے کہاں تک جملہ بات ہر ایک کی تشریح

لکھوں مشتے نمونہ از خرواری کی مثل پر ختم کیا ورنہ دوسری کتاب بڑی حجم کی درکار ہوتی

جواب دوسری فصل کا

دوسری فصل میں فرشتوں کے حالات وغیرہ میں مسلمانوں کے مذہب کے موافق فرشتوں کی توصیف

موافق فرشتوں کی بدگوئی کی ہے در اصل نام ظاہر میں بعضے فرشتوں کے فرق پایا جاتا ہے الا اصل میں ایک

ملک الموت کو جیسے جم راج یا دھرم راج کہتے ہیں اور کراماً الکاتبین جو چتر گپت وغیرہ وغیرہ کہاں تک فرشتوں کے

حالات مفصل لکھوں چونکہ اس کتاب کے زیادہ حجم ہونے سے ناظرین تکلیف اوٹھاوینگے اگر عاقل

سب کچھ سمجھ جاوینگے حقیقت میں ہمارے فرشتوں کو علیحدہ اور انسانوں کو علیحدہ شمار نہیں کیا

نام جو کاریگر جب الہی ہووے کچھ علیحدہ ان کے نام لکھا ہے تینتیس کروڑ شمار کیا وجہ ہو سکتی ہے

کائنات میں قیامت ہے کل کائنات مخلوقات جناب باری مطلق عدم ہو گئی

روح مسلمانوں کو اور ہو کر استعانت و تار الہی

موجود ہوئی ہی اور بعد موجود ہونیکی طبقہ اعلے کی نسل سی روی زمین بہر گئی اور جب بسبب
زیادہ تر وضح لکھنا اسرار کا انکشاف کرنا ہی اہل دل جنکو کہ علم لدنی نصیب ہی سمجھ جائینگے
اور اگر مصنف تحفۃ الہند کی مانند اشخاص کو یا کسی ناظرین کی سمجھ مین نہ آئی تو یہ جواب کافی ہی
کہ تمامی مخلوق کی افعال دو طرح کی ہوتے ہین مذموم یا مرغوب یہ ممکن نہین کہ سوای اللہ کے
سبکے افعال نیک ہوں بس قصہ ہاروت و ماروت کا دلیل کافی ہے کہ بسبب عشق زہرہ کے
زمانہ کا دہوان نا کہین اونکی کہ چاہ بابل مین ونہی لٹکی ہین جانا ہے ہر چند مصنف مذکور نے
بہی ہاروت کی قصہ مین سزا پانی کی وجہ یون تحریر کی کہ ان فرشتون مین انسانیت کی آئی
تہی اسلئی وہ مرتکب فعل شنیعہ کی ہوی تہی سزا اونکی قیامت تک پاتی رہینگے ناظرین غور کر
ہین کہ اگر ہنود کی مذہب مین فرشتونکی بد افعالی کی سزا واقع ہوی تو کیا تعجب ہے اور سوا
اسکی ہماری مذہب کی عابد اور فرشتہ باوجود کارہای مذموم کیسی قدرت رکہتی تہی کہ اگر کوئی
برای مانع نہ عبادات اور کلفت بابکی اونکو نہوتی تہی وجہ قوی یہ ہے کہ کوئی فعل
بے رضا و حکمت الہی کی نہین تہا چنانچہ نقل سے راجہ اپچر کی نطفہ کی کہ تحفۃ الہند
تحریر ہے وہ نطفہ کیسا قوی عمل رکہتا تہا خالی از حکمت عملی نہ تہا ناظرین غور
فرماوین کہ باوجود افعال مذموم کے نتیجہ نیک نکلی اصل مطلب کتب ہنود کا اظہار
قدرت جل جلالہ کا تہا وہ یہ ہی کہ اگر تم مین ایسی قدرت ہو تو افعال بد بری نہ ہونگی

افعال مذموم سنکے افعال نیک کا اثر پیدا کرینگے ورنہ عذاب الیم مین گرفتار ہوکر
دوزخ نصیب ہوگا نہ کہ مصنف مذکور نے جو طبعیت چاہی اپنی عقل ناقص کو عقل کامل
سمجہکر توہین کی نہایت ہی برا کیا چونکہ ہر شی مین تو اوسکا حکمت ہا ہے گویا اوسکی
حکمت پر نقص کہنا ہے علی الخصوص بزرگان دین ہر مذہبکے مذمت تو نہایت
بری ہے شعر نام نیکو رفتگان ضائع مکن ۔ تا بماند نام نیکت یادگار

جواب فصل تیسری کا

تیسری فصل مین نو مسلم مذکور نے چار کتاب آسمانی چار پیغمبرونپر اوترنا اور سب مقدم
قرآن مجید کو سمجہنا اور ہندونکے نزدیک چار بید کو کہ برمہا کی منہ سے نکلی ہین کتاب آسمانی
سمجہنا اور بعض ہندونکی مقولہ کو کہ چار حصہ بید کی بیاس جی نے کردا اور چار منہ ہونا
برمہا کا اور سبب اسکا چوتہی فصل مین لکہنے کا اقرار کرنا اور خوبیان قرآن مجید کی
بطور مختصر لکہنا معہ وجہ خوبی کے تحریر کیا سو جوابا ہدیہ ناظرین با انصاف ہے
کہ بید جو کہ ہین اونکے اوصاف اول لکہہ چکا ہون اونکے مونہہ سے چار برمہا پاک
نکلی ہین کہ ہر ایک پاک کو بید کہتی ہین اصل مین ہر ایک بید کا کچہہ ترجمہ ہر عصر کے
پیغمبرونکی زبان کی مطابق اترا ہے مگر اول کتب آسمانی کہ چہار بید سے مراد ہے ہندو کے
الہی نازل ہوئی ہین یہ تمامی قوم چونکہ یہ ہندو کی قوم ابتداء عالم سے غافل عالم

حاصل منظور نظر جناب باری تعالیٰ ہی ہے چنانچہ ہنود و مسلمان قدیم سے بابی تخت روی زمین ہا
تا آنکہ زمانہ راجہ جیمی جی ہمکم روی زمین کے سلاطین و قوم مطیع تھی بعد انکی ظہور کلجگ کا
کہ آئندہ حصہ دوم میں تشریح تحریر ہوگی ہوا تب سے ہر ایک حاکم خود سر اور بہت تغیر و تبدل ہو
آئی اور ظہور کلجگ کا قلت عقل و فہم سند کم ہونی لگا اسوقت سری بیاس جی مہاراج نے بید کے معنی
اور چاروں بید کی تشریح کی کہ جس سے ظہور نیتی شاستر وغیرہ چہ شاستر اور اٹھارہ پوران او
اپ پوران وغیرہ ہوے جسمیں کہ معرفت و حقیقت وغیرہ مندرج ہیں اس زمانہ کے اشخاص مانند مصنف
مذکور کی نافہم نہیں سمجھتے وجہ اسکی انحطاط زمانہ ہی اگر کوئی یہ خیال کرے کہ ہنود و نکا ہی ہمارا انمیں تو
غلط ہے بلکہ عالم کیلیئی انحطاط زمانہ کا ہو رہا ہی وجہ یہ کہ جون جون زمانہ گذرتا ہی ویسا ہی عقل و عمل
کم ہوتی ہے اسمیں کسی مذہب کی توصیف یا کسی مذہب کی توہین کرنا عین بے عقلی ہی پس جسوقت
کہ عروج کا زمانہ تھا اور چہار مہا باک عالم پر ظاہر کیا چونکہ عاملین عقل و فہیم تھے اور زبان
اوس زمانہ کی وہی تھی اون مہا باکونکی معنی بخوبی سمجھکر تعمیل کرتے تھے بعد جسطرح انحطاط ہوتا
آیا ویسا ہی ہر زمانہ میں مانند بیاس جی کے مترجم ہوتے آئی حتی کہ چار ہزار برس کے قبل
سری بیاس جی نے ترجمہ کیا اور قرآن مجید کی تعریف ہنود کیونکر کریں سمجھیں چونکہ انہیں
اپنی مذہب کی کتابونکو ہر شخص کا تعریف کرنا بجا ہے

جواب خوبی اول

خوبی اول مین نومسلم صاحب کا بیان وغیرہ اصل سے امر لغو ہے کہ مقتضای عقل یہ ہے
کہ جو کتاب آسمانی ہندو وغیرہ کے ہین ایسی باتین ہون کہ وہ زبان تمام دنیا مین بولی جاتی اور جو ہی
اوس کتاب کو مانے۔ نہ اوسکی بولی خاص مین جو زبان ہو نہ کہ وہ زبان جو کسی ملک مین بولی جاتی
ہو بلکہ بید بھی نہ تھا کہ جس مین وغیرہ تھی ناظرین جس زمانہ مین کہ بید شروع پای تھا اوس وقت وہی
زبان بولی جاتی تھی جو کہ بید کی زبان تھی رفتہ رفتہ زمانہ کی گردش سے فصحا و بلغا کے کلام سے بدلتی
گئی اور وہ زبان تغییر ہو گئی سلیس ہر ایک زمانہ مین عقلا تفسیر و تشریح کرتے آئے حتی کہ
اب عاقل اور مفسر کم ہین اور علم معاش کی جانب تمام مصروف اور علم معاد سے اکثر عاری ہین اس خاص
وجہ سے بید اکثر کم واقف ہین اور خاص زبان ہندو کی وہی ہے جیسے سنسکرت کہتے
ہین چنانچہ ملکی بولی مین اسکے الفاظ زیادہ مشترک ہین مگر شہر مین کم اس زبان کی فصاحت و بلاغت اور
قدیمی زبان ہونیکی وجہ سے اکثر اہل فرنگ قائل ہین چنانچہ اہل جرمن نے اپنے ملک مین اس زبان کا
رواج شروع کیا ہے اور ہندوستان مین فاتح قوم نے مدرسہ مین بچونکو یہ علم
پڑہانیکی تاکید کرکے زبان سنسکرت سکہانیکے واسطے نوکر رکہے ہین پس دلیل نہ بولے
جانے زبان کی حضرت نومسلم نے غلط لکہی اگر اس سے زیادہ ناظرین کو جواب دیکہنا
منظور ہے تو یہ ہے کہ اب اردو زبان کا رواج سب قوم مین ہے چاہیے تہا کہ کل مذہب
کی کتابین اردو ہون مگر صرف ہر ہر قوم کو اپنی اپنی خاص زبان کی کتاب پڑہنی کا سے

کہ کتاب ہای ملکو ہر قوم کی ایسی فصیح بلیغ ہین کہ زباندان اردو متعجب ولیکن فصاحت کی
ساتھ نہین کر سکتے ہین بلکہ کلام الہی سے استغفر اللہ نو مسلم کی عقل کو کیا کہا جاوے سوائے اسکی
کہ جواب جاہلان باشد خموشی

جواب دوسری خوبی

دوسری خوبی مین نو مسلم نے یہ تحریر فرمایا جو شخص کہ حامل کتاب آسمانی ہو وہ بہمہ صفات نیکو
موصوف ہووے سو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہین اور مہا کی مذمت کی وجہ سے
اوصاف کا ذکر کیا گیا دوبارہ حاجت تحریر نہین پس ہر خوبی محررہ مصنف مذکور کا اسیطرح
جواب تصور فرماوین زیادہ طول کی احتیاج نہین العاقل تکفیہ الاشارہ

جواب فصل چوتھی

چوتھی فصلمین کل کیفیت فضیلت جناب رسالت مآب صلعم کی معہ معجزات معہ کیفیت کرامات اصحاب کبار
وغیرہ کا بیان ہے ہماری مذہب کا یہہ طریقہ نہین کہ خواہ مخواہ دلائل کر کے جھٹلاوین بلکہ ہمارے مذہب کا صفات
کل کا یہی وجہ کہ کل اہل مذہب حاوی و محیط ہے جیسا کہ تحریر کر چکا ہون کہ جناب بید کا ترجمہ جا بجا نو تعلیم
اوترا ہے اور مذہب ہندو کا کامل طور پر سب کے بھلی اگر کوئی جرح کرے کہ یہہ کیا بات ہے کہ شیو مانند جنگم وغیرہ کے
بستونکو نہین مانتے اور بیشنو مہادیو وغیرہ کو ناظرین یہہ عجب عقل ہے جو بکار مذاہب کے پیشوا و انکا
مقولہ اور انکو احکام سو وزدن مناسب تھے مگر عام جہلا نے اوسکے معنی دوسرے پیدا کر کر مانتے تحقیق اپنا

اپنی کتاب مین اسکی جواب بجہ سابق شیوہ اپنی رسم کی دلیل تحریر کرچکا ہون جو بھی کافی ہے ناظرین
ملاحظہ کرلیوین اور پہر مصنف تحفۃ الہند نے ہنود کے دین کے پیشواؤنکی شانمین تہمت رکہکر اور خرابی عقل
ہنود کی دکہلا کے اونکے افعال بر ظاہر کرکے وہی آگ کی توہین جو مہاکی شانمین لکہی ہے اور چار سون بید وکہو کچہ
سمجہہ سے نکلتا اور تمامی خلائق کا برہما سے پیدا ہونا حتی کہ کامدیو یعنی شہوت کو پیدا کرکے بردان دینا اور مہادیو کا
اسکے نفس سے پیدا ہونا اور اپنی بیٹی سرستی کے پیچھے جماع کیواسطے دوڑنا گویا کامدیو کا بردان انھین پر اثر کرنا
اور انہین جسطرف سرستی کو دیکہنے لگا اوسیطرف منہ ظاہر ہونا اور مہادیو کا برہما کے پانچوین سر کو کاٹ ڈالنا
اور اسی بدفعلی سے برہما کی پوجا موقوف ہونا اور سرستی کا ندی کی صورت پر ظہور کرنا کو کشمیر مین اور ور
کلام ایسا جو طبیعت چاہی مہاکی شانمین لکہا ور ہندوؤنکی تضحیک اور پوتھیونکی غلطی
بوجہ عبارت کلام کے تحریر کی سو حضرت اپنی عقل کہو بیٹہے اور دوسرونکا منشا نہ سمجہکر رو بیٹہے
خلاصہ یہ کہ اوپر برہما سے عقل کے مصنف قدیم نے نقل کے طور پر بیان کیا ہے چنانچہ برہما وغیرہ کی
حقیقت سابق مین بہی تحریر ہے مگر اعادہ اوسکا واسطے آگاہ کرنیکے ضرور ہوا تا ناظرین میری نافہمی تصور
نفرماوین مراد یہ ہے کہ خداوند تعالے نے روز ازل مین روحونکو بنایا اور پوچھا کہ الست بربکم یعنی آیا
مین رب تمہارا ہون جواب پایا انا انتا انتا یعنی تو تو ہے اور ہم ہم ہین تب جوہر عقل عطا فرماکر
پوچھا اوس وقت جواب قالو بلی پایا اس نقل سے یہ مضمون واضح ہوتا ہے کہ بدون عقل
نزول کے معرفت شہود کا جلوہ نہوا پس مصنف قدیم نے عقل کو مظہر حقائق تفہیم عام کیواسطے تحریر کیا

اور سرستی سے مراد علم ہے اور چھپی دو نیسی سے مراد ہے عقل اور علم لازم ملزوم ہیں جب عقل کسی کو میسر
ہوتی ہے تب علم حاصل کرنیکا شوق ہوتا ہے جیسے مصنف قدیم برہما کا سرستی کو پیچھے دو نیا تحریر
کیا ہیں علم کی حصول سے شناخت خداوند تعالی ممکن ہے کہ بے علم تو ان خدا کا شناخت اور مہادیو مہیشر
سر کاٹنے سے یہ مراد ہے کہ عجب اور غرور برہما او سکے سر سے مراد ہے مہادیو یعنی جلالت جل جلالہ عدم کر دے
تب شناخت او تعالی حاصل ہوتی ہے اور برہما کا چار منھ پیدا ہونا بذات سرستی کی نسبت یہ مراد ہے کہ بسبب
علم کی عقل سے تمیز نتیجات اربع عناصر حاصل ہوتی ہے جیسے برہما کی چار منھ ہونا بذاتی کی وجہ تحریر
اور پوجا موقوف ہونے برہما کی اور سرستی کا ندی کی صورت پر ظاہر ہونے سے یہ مراد ہے کہ عقل و علم
محیط ہے حد مقرر کرنا ناممکن ہے اور گو کہ جنہ میں جو سرستی کا ظہور ندی کی صورت میں تحریر ہے وجہ یہ ہے کہ مقام
ریاضت گاہ اہل دلان تھا اسلئے وہانکی نہانیکو موجب حصول علم الٰہی وغیرہ جانتے ہیں اسلئے قدمائی یوں تحریر
فرمایا اور منظور یہ بھی تھا کہ اگر کسی ندی یا مقام کو متبرک بنائیں گے وہان عالم کو جانے اور نہانے کا اور خیرات کرنے کا
شوق ہوگا تو بہت سے محتاجونکو اس حیلہ سے قوت ملیگا اور ہم خرما و ہم ثواب ہے ناظرین تیرتھہ اور دہام کی حقیقت
حصہ دوم میں اس کتاب کے لکھونگا مصنف تحفۃ الہند نے حکایت اہل اسلام مخفی رکھنی کی اور دیوان جیسے
سنگ دیر اد خیال ہے کہ حقیقت میں وہ بھی اسطرح کا تھا مضحکات و واہیات کی قسم سے یہ بھی لکھا
اوس مصرعے سے پوچھا کہ مصرعہ ہوا اگر کوئی شخص راجہ سے ملاقات حاصل کرنا چاہے تو کسی معتبر کے
ملے یا فلان فلان بدکار کے وسیلہ سے کہ کتاب مذمت برہما بشنو اور سرستی کرشن

ہوبکی اور قصہ ہای گذشتہ یاد کر کے ہندؤنکو مناسب اور فرض ہونا اپنے مذہب میں اُسکی بارہ مین
حیرت کیا ناظرین خوب سمجھ سکینگے اگر کوئی بیوقوف مصنف تحفۃ الہند السیاسی فی شکلات و مذہب
تو کچھ سمجھکر شہر کرینگے کا نوسیکھ کیا ہے انکا عقلا اور ماہرین مذہب ہیں انکا اصول ایک سمجھکر حسب عادت
ہوتے ہیں اوسی میں خدا و رسول اللہ کی اطاعت کرین

جواب پانچوین فصل کا

مصنف مسلمانونکی طریق کی قیامت بخشی جاینگے اور بہشت مین جاینگے طرح طرح کے ہر ہر کے اور
باقی دوزخ مین جاینگے تحریر کیا اور بعد اسکے ہندؤنکی قیامت ہونیکی حالات مذمت لکھ کر شہر کر کے مصنف
شاستر کے قول بیان کر کے یہ بیان کیا کہ کہیں کچھ ہے اور کہیں کچھ لکھتا ہے اور ایک کا قول دوسرے قول سے
نہیں ملتا بلکہ رد کرتا ہے تب ہندو سب طرح کی قول قیامت کو برحق جانتے ہین لیکن وقت بیان کرنے کی ناظرین
اصلی مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک سب طرح کی قیامت برحق جانتے ہین چونکہ قیامت فنا ہو جانیکو کہتے ہین
نہ دیکھا اور اسکو آئندہ حصہ دوم میں قیامت کی کیفیت بہ توضیح تمام لکھی جاویگی اور خیال مصنف مذکور کا
اسپر غلطی ہے کہ مسلمان ہی بخشی جاینگی اور قوم نہیں شاید مصنف کج فہم خدا کو اپنے مذہب کا
محکوم اور اپنی مذہب خدا [illegible] سمجھا کہ جس طرح چاہے اوسی طرح موافق شرع [illegible] علما
[illegible] ملا سے لڑتین اصل مین بہشت وصول ہونیکے اطوار کچھ اور ہی ہین جو کتب [illegible] مذہب کے پیشوا
اپنی فرقہ [illegible] سمجھتے ہین مصنف نافہم [illegible] اور مطلب یہ ہے کہ اہل اسلام [illegible] کو

کہ دوام حالت استغراق مین بھی ہین اور نماز و روزہ پر جو بعض کہتے ہین یہ تحریر کیا گیا ہے کہ ان لوگون سے ان
میں سمجھو ہیں کیا نظر اور ان کو دین سے خارج اور اللہ رسول کا دشمن صرف ٹھہرایا [illegible]
انہیں بیوقوف جاہل کی بات کا کیا اعتبار جسنے ایک بات کو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کیا [illegible]
ہی شان میں کبھی انکی انصاف کیا جاتا تو کہ نماز و روزہ معبود ملنے کے واسطے چاہیے جب ملگیا اور ملنا حالت استغراق
انہیں معبود کا وصال پا لیے ہین پھر انکو احتیاج نماز و روزہ کی کب باقی رہا البتہ سوا اسکے اللہ تعالی سے
دوسری جانب کسیکی توجہ میں مصروف رہکر نماز و روزہ ترک کرتے تب حضرت مصنف کا [illegible] وغیرہ کہنا
بزرگان دین کے شان میں درست تھا

جواب چھٹی فصل بیان معبود کا

اس فصل میں حضرت مصنف معبود کو ایک سمجھنا مسلمانون کا اور کلمہ کی سعی کرنا خلاف ہندون کے [illegible] سمجھنا اور انکی
تعظیم میں کوشش و پوجا پاٹ جسکی تفصیل آوا ہست مقرر سے لیکر سب جین مقرر کرنا اور [illegible] جانا
اس دلیل پر کہ خدا واحد کو چھوڑ کر دنیا کے لوگونکی اور بت پرستی انکو [illegible]
[illegible] اس کے مہاتم اشلوک بید جوالامکھی کا شد یا کہ ایک آگ کا چشمہ [illegible]
اور بت [illegible] حضرت حق تعالی مین کوہ و چشمہ آتش خیز کا ہونا اور تمام خلقت سے آگ پیدا ہونا اور وجود [illegible]
مگر اگر ایسا ہی تو دیگر مسلمانون کی و غیرہ کی پوجا کرنا چاہیے اور اپنی جوالامکھی کیسے [illegible] آگ کی [illegible]
دوسری چیز کی شکل اور پوجا گفتگو وغیرہ تحریر کی اصلاح ہم کہتے ہیں [illegible] معبود کو

قائل پرستش محض جانتے اور ہر شے میں موجود سمجھکر اوسکی پوجا کرتے ہیں مگر بعض مصنف تحفۃ الہند
اسپر ناخوش ہیں وہ فطرۃً ان کی جنکی عقل پر پتھر پڑے ہیں وہ البتہ کائنات کو خدا سے جدا اور خدا کو کائنات
سے علیحدہ مانکر خدا کو نا موجود اور فرضی نام تصور کرکے دوسروں کو طعنہ زنی کرتے ہیں چنانچہ ارباب تصوف کا قول
ہے کہ کثرت عین وحدت ہے چنانچہ مصرع ہے کہ خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ — سو ہندو
بھی خدا کے اسلئے ہندو جہاڑ و پہاڑ اور سورج اور چاند اور تلسی و پیپل ندی آتش اور کوہ
اور بوہ آتش افشان وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں اور کم عقلوں کے اعتقاد جمنے کے واسطے اور دھیان سے
ایک رجوع ہونیکے واسطے پوجا کرنے کا طریق قدما کا نکالا ہے چونکہ مبتدی اور جاہل حدیث سے واقف ہوتا
نہ تھا اسلئے ایسے جوانی بت پرستی سے آغاز کیا ہے اور رفتہ رفتہ بدرجہ اقصے پہونچنے پر ان کو جا و نکا
علم حاصل ہوتا ہے پرستش کی ترکیب قدماء نے جو نظر پرورش خلایق اور بغیر اسکے وجود کے
ناموجود اور فرضی ہے ترکیب نکالی پھر ہر ایک کی عبادت و معبود سمجھنا لیکن حضرت تصوف بالکل
آئندہ حصہ دوم میں ترکیب پرستش ہنود مفصلاً بیان کیجائیگی اور پھر آگے مصنف تحفۃ الہند نے سوال
ہندوونکا جانب مسلمان نظم و بدعت مانند قبر پرستی وغیرہ وغیرہ بہت تحریر کیا اور جواب
یہ لکھا کہ جاہل مسلمان ایسا کرتے ہیں ہماری وہان یہ سب بدعت ہے مگر یہ ہماری حجت کا
اسکا جواب کی نسبت احادیث سے لکھا ہے کہ بجز ذات باری کے کوئی چیز پوجنے
کے لایق نہیں ہو سکتا جیسا کہ تمہارے وہان بشنو وغیرہ وغیرہ دیوتا اور اوتار و نفس

بجز ذات باری سب طرح کے قادر سمجھ کر اور بت بنا کر پوجا کرتے ہیں قسم دفع ... ناظرین
مطلب یہ ہے کہ بشنو وغیرہ سے لیکر ظاہر علیحدہ نام پائے جاتے ہیں لا حقیقت میں وہی ایک
صاحب ہے حاجت خواہ ہوتے ہیں گرچہ بظاہر وہ سمجھے بشنو کو خدا جدا سمجھ کر شرک کرتے ہیں سو وہ دین کے
عقل کی خوبی ہے ایسا ہی شیو اور برہما وغیرہ وغیرہ کو سمجھنا چاہیے اور بت پرستی علی ہذا القیاس
بے ادنی شخص کم عقل سمجھ سکتا ہے کہ بت کو آدمی ہی بناتا ہے اسکو پوجنے سے کیا فائدہ ملا اصل
کہ دل آدمی کا اوس خدای پاک کی طرف بوجہ تفکرات زمانہ کے رجوع نہیں رہتا قدمانے دل رجوع
ہونیکے واسطے یہ امر جائز رکھا ہے جیسا کہ طفل بیمار دوا کی تلخی کی وجہ سے دوا نہیں پیالو شیرینی
کی لالچ سے دوا پلاتے ہیں اسطرح حکمائے قدیم ہنود نے طفل دل کو بطمع شیرینی بت پرستی دوا
پلا کر صحت کامل مرض فساد سے دی جب حقیقت میں نظر کیجائے تو سبب اور مسبب اور اسباب ایک
ہو جاتا ہے مگر جبتک مرض مانی تو ہی استعمال دوئیہ عمل کامل مجوزہ حکیم مرشد برحق سے دور
بیمار کو دہو کر پلا دین کبھی فائدہ نہ بخشیگا لہذا بت تک اسباب کا کرنا لازم ہے
حکایت جنید علیہ الرحمہ شبلی رضی اللہ عنہ سے خلوتمین ارشاد فرمایا کرتے تاکید عرصہ فرمائی کہ
نہ کہنا ... حب بیہودہ غیرت حضرت شبلی کا اوٹھا تب بر ملا سب کے سامنے سر بازار ...
تھا حضرت جنید تک خبر پہونچی حضرت نے طلب فرما کر استفسار کیا تب یہ جواب عرض کیا
از فرط غیرت کی سامنے ارشاد کا انکشاف نہیں کیا اوسوقت حضرت جنید نے فرمایا کہ لوگ گواہ ...

ہر شخص کی کہ فقط وہی سبب ارشاد آپکی کسی موجود انکو غیر ایسند حضرت نہین سمجھتا ایسی غیرت کا آپکو کسطرح
ہے سواسطے حضرت جنید احسنت فرمائے الحاصل یہ بت پرستی ابجد خوانی تو آمونکی ہی اگر ناظرین
یہ خیال فرماوین کہ جب ابجد خوانی سی گذر گیا تب کتاب ابجد کیون باقی رہی ناظرین سمجھین کہ آپکی تو اصحاب
نہین مگر ایسی مانند مبتدی نادانونکے واسطے جہانا ضرور ہے جیسا کہ معلم منتی درس لیتے وقت ابجد
پڑھاتا ہے یعنی مبتدیکو جب آپنا نسے حرف الف بے دکھیگا تب مبتدی پڑھیگا اسواسطے اوس کتاب کی بہت ہی
حفاظت کرنا تو آمونکیلیے درست و جائز ہے اور سوا انکے فائدہ خلایق کا منحصر ہے وہ یہ دیول بنانیکی
نہار و معاوضہ [illegible] اور مسلمان بھی جائز ونکی پرورش اور برہمنونکو سہارا الگلیہ بہت فائدہ ہوتے ہین
اہل اسلام [illegible] فرماوین تماکی نیت کسی کی بھی کسوضع کر خیالات ظاہر ہوتے ہین گرچہ ظاہر نماز پڑہے ہو اگر السیا ظاہر
باطن [illegible] دیکھی ہی تو نتیجہ معلوم چنانچہ مثل ہی کہ ظاہر شیخ و باطن از شیطان اور حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہین کہ در عمل کوش و ہرچہ خواہی پوش تاج بر سرنہ و علم بردوش نہ درخت اگر عود باید بود بخت
صلاح جنگ جو سوء الباطنی ہندو کے مذہب کا طریقہ و قول ہی فقط دل جوع کرنیکی لئے مانند اسکے شکل
اسنمہ شکل [illegible] اور سوائے اسکے اپنی مذہب احکام مین اسکی منسیخ وغیرہ کرنا ہمارے مذہب مین
درست [illegible] کل مذاہب ہمارے مذہب کی تاخیر ہین اور جتنی مذہب [illegible] اگر منقول
[illegible] معقولات [illegible] منقولات [illegible]
[illegible]

ف لطف دکھائی خراب ہی فضل الہی سے جو کچھ سو جا عرض کیا اور پھر آگی مصنف مذکو نے لنگ کی
پرستش اسکیہہ سے لطبو آلت فرج اور حکم لنگ کی پوجا یعنی آلت کی کٹ جانیسے روایت تحریر کی ایک یہ کہ
ایکوقت پاربتی مہادیو کی بیوی نے جماع کی خواہش کی اول تو مہادیو نے انکار کیا بعد جماع کیوقت ایسا
الت پاربتی بیقرار ہو کر اونسے فریاد اور التجا کی تب اونسے جگر سے لنگ کاٹ ڈالا الاخر اور دوسری
یہہ روایت کہ بعضے عابد سنیت میں تپ کیا مہادیو اونکی آزمایش کیلیے اونکی عورتوں کے مقابل
لنگ کو ننگا کیا اوسوقت عابد ونکی بد دعا سے لنگ کٹ گیا تب سے لنگ کی پوجا کا حکم ہے اور گاے کے گوبر کو
جاننا اور اوسکو دان دینا اور سرگین اور موتر سے پاکی سمجھنے پر اعتراضات سخت و ناہموار بی سمجھ کر کئے ناظرین علی
روایت کا منشا یہہ ہے کہ اکثر اشخاص مجرد دیکو اعلی سمجھ کر ریاضت شاقہ کرتے ہیں مگر اکثر دہوکا کھا کر اقسام
موانع میں مبتلا ہو جاتے ہیں چاہیے کہ اول نفس کو زیر کرے یعنی شادی وغیرہ جو رضا الہی ہے کرے تا بیدقت
ہو کر نتیجہ ریاضت سے کامیاب ہے چنانچہ اس نقل میں مجرد دیکو پاربتی سے مراد لیا اور مہادیو سے نفس کو اور الت
بوجہہ نفس ہوا و ہوس وغیرہ بار جات سے مبتلا بار جات ہونیکو مجامعت باہم اور استرضا الہی کو اور
دستگیری نامیتا ہی کو اونسے مراد ہے اور لنگ کو کاٹ ڈالنے سے مراد مطیع کرنا نفس شہوانی کا اور جگر سے مراد
شادی کرنا ہے رواج لنگ کی پوجا سے مراد اول شادی کر کے بعد ریاضت الاخر اور دوسری روایت کا منشا یہ
کہ بعض دنیا دار بکرہ جنبہ عابد و نکو بار جات مانع ہوتے ہیں مگر ریاضت شاقہ کی وجہ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا سے
مراد دنیا دار ہیں اور مہادیو سے مراد نفس کی اور برہنہ کرنا آلت مقابل عورتوں سے یہ مراد ہے کہ بار جات کا مانع

ہوتا بوجہ نفس کے اور لنگ کیتجا نسے مراد حاوی نفس پر ہوسکے ہے اور پوجا کرنے سے مراد
فرض و مقدم ہونا شادی وغیرہ کا کرنا تا نفس تھک جاوے الآخر ناظرین السے ہی
کلمات سودمند قدما کے معمات کی طور پر ہین اور گاے کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے
بہت فائدہ ہین چنانچہ حکمت سے اسکا دودہ دہی وغیرہ بہت سودمند اور نر گاو
سے کام زراعت و سواری کا بہت نکلتا ہے دونو نر و مادہ کی پرورش اور خدمت کرنا
صواب بیشمار ہے اور پیشاب و سرگین سے اسواسطے تصور کرتے ہین کہ جب متعدد گائے بیل ہینگے
تب تو قبر کی صورت مین نرکہین گے اور حکمتی خوراک سے محروم رہینگے اس لیے پوتر ہے چنانچہ بعض
اقلیم مین اسی جانور کو کہانا مباح ہے وہان کمیابی اس درجہ ہے کہ بجائے روغن زیتون اور
چربی وغیرہ کہاتے ہین اور اسی علی روغن سے محروم رہتی ہین ناظرین بہ تحفۃ الہند مین بہی اعادہ
اثبات خدا مین ہندوؤں کی شاستر کا اختلاف جیسا بید انت شاستر اور میمانسا اور
بسیس شاستر کا مقولہ اور سانکہہ شاستر کا مقولہ پر کرتی تت پر کرتی اور پاتنجل شاستر
کا مقولہ کے کیا کہانتک ہر ایک کا جواب دو دو چار چار مرتبہ لکہون یکجا ہے لکہی ہوئی ہے

ناظرین غور فرماکر مصنف نے جواب **فصل آٹھوین کا** کی بیوقوفی تصور فرماویت

اسمین نقوات اور نومسلمونکی مشرح اور انکی ترغیب مینہی ہے اہم فہم اشخاص سے لاجواب کردینکی فضیلت مین
تحریر کیا ہے ناظرین با انصاف داد دینگے کہ نا یہ مسلمان نو نے غیبسے یہ احمد تعالی کی احدیت کا قائل ہے اور شفاعت

آن پیغمبر کا مقرر سو ہندو بھی اوسی مالک کا اتنا کچھ ظہور سمجھ کر پرستش کرتے ہیں اور شفاعت
ہمارے پاس اشٹ مراد ہے چنانچہ شیو اشٹ والی وشنو اشٹ والی وغیرہ موجود ہیں اونکو کیا حاجت ہے
کہ مسلمان ہو جائیں اگر مسلمانی کا مدار ایک کا ایک جھوٹا کہا ئیگا ہے اور لعاب ہمین چاٹ لینگا تو ایسی احتیاط کی
کہانیکا یہ خوبی عقل ہے مصنف مذکور نے نقلمین یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہمارا دین خدا کی طرف سے ہو اور تمہارا دین بھی
ہمیں ملاؤ درصورت برعکس تم ملو ناظرین سمجھیں کہ اختلاف دین حسب رضائے الٰہی ہے چاہیے کہ رضائے الٰہی قائم
رہیں اور قدرت میں دخل نہ دیں لہذا اس بات کو کی مخالفت ہمارے مذہب میں ہے بلکہ مسلمانونمین بھی حاکم اکبر کا
آیا ہے مصنف صاحب مذکور کی تو عقل ہی جاتی رہی ہے کہ آپ ڈوبے سو ڈوبے دوسرونکو بھی ڈبویا چاہتے ہیں یعنی
آپ بیوقوف تھے سو تھے دوسرے ہم جنس عقل کے دشمنونکو بھی سکھلاتے ہیں منشا قدرت الٰہی کا یہ ہے کہ عالمین انواع طریقے
آشنائے قدرت وخدا شناسی کی ہوں چاہیے کہ ہر شخص اپنے اپنے مذہب کے احکام کا پابند رہکر اصلی مطلب کا جو
رہے اگر ایسا ہی ہوتا تو سابق سے اختلاف کبھی نہ ہوتا چنانچہ سکندر ذوالقرنین نے بھی کسی ایک شہر میں چاہا تھا
کہ سب ایزد پرست ہوں مگر نصف ایزد پرست ہوا اور نصف یزدان پرست ہو سکندر نامہ کے پڑھنے سے پوری
نقل راست معلوم ہوگی ہندوونمین احتیاط کہانے پینیکی بہت ہے وجہ یہ ہے کہ ہر ایک کو ایسا ہی اپنی جسم
موافق ہے کہ جو جو حاکم روزی پیدا کرینگا اور اکل حلال وممانعات سے بچنیکی ضرور کرو تا تمہارے دل میں
اندھیرا غفلت کا نہو اور ذریسی عبادت سے تمہارا کام نکل آئے اور نہ دلونکو بسبب پلیدی زنگ آلود کر دینگی
عمر بھی رائگان جائیگی پھر کام نکلنا نا ممکن ہوگا سو کئے فریق ہوگئے پس ایک فریق کی علماء کی حالت

دوسرے فریق کو معلوم ہو سکیں کہ حقیقت مذہب کو ہاتھ سے ایک نہیں کہا اور یہ کہ کسطرح مسلمان یا اور قوم
کی اشخاص کو ہندو مذہب و شریک کر سکینگے یہ جو جواب تحفۃ الہند کی غلط ہے کہ ہندو دونکا قول ہے
کہ ہندو نہیں ہو سکتے مسلمان یا دیگر قوم نہیں صحیح نکہ یہ مثل ہندوونکی مشہور ہے کہ جات پانت پوچھے نا کوئی
ہر کا بھجے سو ہر کا ہوئی یعنی ذات قوم اور قطار یعنی فرقہ کو کوئی نہیں پوچھتا جسنے خدا کو بھجا یعنی یاد کیا
وہ خدا کا ہوگا ناظرین الیسی ہی بہت تحفۃ الہند کی منقولات و سوالات ہین بطور نمونہ تحریر کرکے
[illegible] پاشی سے کر لیا ہو

جواب دوسرے باب کا

جسمین دو فصلین ہین پہلی فصل مین نجاست دور کرنیکے بیان مین تفصیل مسلمانونکی اور تحقیر ہنود کی جو کے
ہے دیا اصل ہندوؤن مین نجاست دور کرنیکی خوبیان بہت ہین مگر مصنف مذکور عقلکی دشمنی کچھ نہ سمجھے
اسیطرح دوسری فصل مین نماز کی فضیلت اور ہنود کی عبادتونکی فضیحت تحریر کی اور لطف یہ کہ گایتری کو
معنی نا سمجھ کر بے ترتیب لکھی ناظرین کے خیال مین آیا ہوگا کہ ہنود کی کتب کا مقصود اصلی کچھ ہے اور ہر گرچہ بظاہر تمامی
بیشتر ونکے نقل شایع ہین الا باطنا معنا و نصی حضر ہین قدما ہنود دہرم سمجھے ایسی ہی ناقص فہم تحفۃ الہند
کے سو اشخاص کی نا سمجھ کیلیے سما کو طور سے لکھا ہے کو ہنود سند سمجھا مگر ارباب فہم اصل اوسکی معنی سمجھ سکتے ہین
جیسا اسکے مین سمجھ ایک اصلی حقیقت جلیلہ ہر ایک داستان مین تحریر کیگی ہے ناظرین گایتری اور سندھیا
ایک قوم کی سو اسلیے جدا جدا اسکے استعمال فوائد بیغایت حاصل ہوتے ہین اور اوسکی الفاظ بطور

اشارہ کی تجرید الالفاظ اور تجرید المعنی میں جو اتمام کیا ہے یعنی حقیقت انسانی سے محجوب ہیں ناظرین
سابق تحریر کر چکا ہوں کہ مذہب ہنود ایسا ہے کہ جو خارج اس سے ہے فضل الہی اور توجہ مرشد
کامل کی بہرہ یاب ہونا ممکن اور مصنف تحفۃ الہند کی فہم پر ایک نقل یاد آئی وہ ہدیہ ناظرین کرتا ہے
کسی ملک کے دریا کو بوجہ باران کے ایسا جوش ہوا کہ اطراف کے نالوں اور باولیوں میں پانی بھر گیا دریا کا
رہنے والا ایک مینڈک کسی باولی میں آ گیا جب پانی کم ہو گیا بیچارہ اوسی میں پھنسا رہا اور اپنے وطن کے
جانے کا از بس قلق ہوا تب واویلا کیا وہاں کے مینڈک اوس واویلا پر گردش ہائے خفیف مار کر
اوس سے پوچھنے لگے کہ بھائی ہم بھی اس بڑے دریا میں رہتے ہیں کیا تیرا دریا اس سے بھی بڑا ہے جواب دیا کہ بیشک
اس سے بڑا ہے تب ایک مینڈک نے تمام باولی کا چکر مار کر کہا کہ کیوں اتنا ہے جواب دیا کہ کیا کہوں
بھائی اس سے بھی بڑا ہے تب تو ساری باولی کے مینڈکوں نے اوس تازہ وارد مینڈک کو خوب مارا اور
یہ کہا کہ تمام جہان کے دریا اس سے چھوٹے ہیں تیرا دریا کہاں سے بڑا ہوا تب ناچار اوس تازہ وارد کو اپنا
کہنا پڑا سو حضرت مذکور کی فہم میں ناظرین ہم بھی ایک ہی دریا کے رہنے والے ہیں مگر انواع مار کوئی
وجہ اپنی باولی کو دریا کہہ رہے ہیں افسوس ہے کہ اتنی جلد چھوڑ دریا کو چھوڑ کر بازو میں قوت پیدا کر کر
ایک ایسی جست ماریں کہ اوس بڑے دریا سے اچھلی جا ملیں ہمت مرداں مدد خدا اور دریا کی دور کرنے
مسائل خانہ داری نکلیں جیسے کہ بہت اسم کہتے ہیں اور بات پہ بہشت جہنم کے سننا ہی
پہرم ہنسنے کو سائیں بیراگی وغیرہ کیواسطے اکل حلال کی تفصیلات حقیقت ہی سعت

کتب معتبرہ ہنود مین بڑی خوبی سے درج ہین ناظرین ملاحظہ فرماوین کیونکہ بہت کتب ہین جنکا
ترجمہ ہونا اس قلیل کتاب مین ناممکن تہا جو لوگ احکام شاستر کے پابند نہین اونمین سارے قبائح ہین
ہین پاک ہونیکے باعث مصنف مذکور نے اہل اسلام مین تحریر کیا کہ ہمارے فرقہ مین تصور نکلنا چاہیے اسطرح
اہل ہنود مین بہی تصور کرین کہ جنکو بہرشٹ ہنود کہتے ہین

جواب تیسری فصل

اس فصلمین مسلمانونکے روزہ کی تعریف اور ہنودکے روزہ یعنی برت کی مذمت اس فصلمین تعریف مین روزہ مسلمانونکی
فقط منقولات یعنی بحر حکم کے مصنف تحفۃ الہند نے کچھ تحریر کی مگر کل احکام ہنود مین منقولات کم اور
معقولات زیادہ درج ہین جیسا کہ ایکادشی کا برت مہینے مین دو بار ہوتا جسمین سواے ثواب کے
حکمت بہی ہے وہ یہ کہ فاقہ رہنے اور غذای زود ہضم کہانے سے تصفیہ مزاج ہوتا رہتا ہے اور ہر ماہ کے
ایکادشی کی زود ہضم غذا اور ایکبار کمقدار کہانیکی تاکید ہے جسکی تشریح اس مختصر مین گنجائش نہین
رکہتی ایسی ہی اور برت کی خوبی بہت ہے جو اشخاص انصاف پسند کو پسند ہونگی

جواب چوتہی فصل کا

صدقہ کے احکام احکام صدقہ مسلمانونکی توصیف اور ہنود کی توہین صاحب تحفۃ الہند نے جو تحریر کی
دراصل ہنود مین خیرات کا دینا بعد اداے حقوق ضروریکے لازم ہے جسکی تفصیل کتب دہرم شاستر ہنود
مین تحریر ہو کر بعضے مسکات زندرانی فائدہ کی خیال سے کچھ تعمیر کر دینگے اسلئے قدمانے الحج ستارا کیا کہ

کہ جو شخص فلان ورد متبرک فلان جا متبرک مین یا صحبت بدنی کسیکی دیگا تو خدا تعالی اوسکی محبت
اور یہ فائدہ دین و دنیا کا دیگا جیسکی تمثیلات مین منقولات واقعی بہت سے تحریر ہین اگر کوئی جسم
کرے کہ وہ تو دیوتاؤن اور بتونکے نام پر خیرات کرتے ہین خاصتاً للہ تعالیٰ ہین بس یہ سمجھ لین کہ جو جو خطرہ ہے وہ اللہ
ہی کا ہی سوا اوسکی کب دوسری چیز موجود ہے تا جو غیریت ہو بس یہ فہم مصنف کی غلطی ہے

جواب پانچوین فصل کا

حج کا فرض ہونا مسلمانون پر اور کعبۃ اللہ کی عظمت اور بہت سے معابد ہونا ہندونکا مختلف جگہونمیں
بیت اللہ کے اور اوسکی خوبیان مصنف نے بیان کین سو حالت معابد ہنود کہ جیسے وہ ہم لکھتے ہین ان پتھر
کہ جہان دریا واقع ہون یا نہر یعنی گنگا جی حصہ دوم مین بیان کرونگا اگر پتھر کا شبہہ ہو تو بیان
کرین کہ مسلمانون مین بھی تو آب زمزم کو کہ قدم مبارک ابراہیم خلیل اللہ کے پیر کا اثر جسنے ظاہر ہو اوسکی وجہ سے
متبرک جانتے ہین ویسے ہی پتھر ہای ہنود کا متبرک ہونا تصور کرین

جواب چھٹی فصل کا

اس فصل مین ہندونکو ثواب پہونچانا میت مسلمانونکے طور پر جیسے بدنی و مالی طور ثواب پہونچانیکی خوبی اور ہنود کے
طریق کی تفصیل وار از روی میت دہم و یازدہم چہاردہم مانند حکم ہر فرقہ کے تاریخ و ششماہی و ابرانہ
یعنی کنوار کی پندرہ تاریخونکی سرادہ اور مسلمانونکی بدعات وغیرہ کی توہین کر کے آپ ہی ہندونکی جانب
سوال کیا جیسا کہ ملا معبدی ہندونکی تہوار سردیتے ہین وغیرہ اوسکا جواب یہی ہے کہ ہندونکہ

ہمارے نزدیک فاسق ہین سوا اسکے کتاب پڑھانیکی اور فضول لکھنیکے حضرت مصنف نے طرفداری
کی اور راقم نے اسکے برعکس اختصار نویسی اختیار کی ورنہ طول تحریر مین فتر ہا کے برپا ہو جاتے اصل الحال
ہمارے وہان روز حرمت سے تا سال و سندرہ دن کنوار مانند شعبان کے بدنی و مالی طریق پر مردہ کے
نام پر ثواب پہونچانا کتب ہنود مین تحریر کیا ہے جسسے عوام ہنود انکے فرقہ مین حسب احکام شاستر
ثواب پہونچاتے ہین البتہ بعد ملاحظہ کتب کے صوف خوبی سے ثواب پہو جانیسے واقف ہو نگے
مگر اہل دل نے دراصل یہ فرمایا ہے کہ بعد مرنیکے اختیار بدست مختار ہے تمام ثواب سے خوشنودی خدا
منظور ہے یہانتک عاجز نے بطور نمونہ اول باب کے کچھہ جوابات اور دوسرے باب کے تا امکان
کل فصل کے جوابات لکھے اور اگے تیسرا باب جو تہا باب کہ جسمین سوال ایسے ہندو کا جیسے حضرت
تحفۃ الہند اور پھر جواب بنا تحریر فرمایا ہے بخاتمہ کر کر سندرہ خوبیان دین اسلام کی اور
بعد اسکے ستر آدمی ہندو نیو نسے اسلام قبول کرنیکے حالات بیان کر کر ختم کیا سو اس راقم نے انکے
بھی فضول کے جواب کو فضول سمجھکر یہین ختم کیا اگرچہ اسکے بعد بھی شیخ سلیم صاحب نے مانند نقالو
لکھا ہے دین دھرم ہندو کا استرداد اور بعد اسکے ہندو نکی مذمت جسکا مصنف نامعلوم نے تحفۃ الہند مین
لکھی ہے مگر راقم عاجز نے وہی جوابات سابق کو کافی سمجھکر اعادہ نکیا اب دوسرے حصہ مین کچھہ اصول
مذہب ہنود واسطے عام ہنود کے بیان کرونگا اور ان دو حصو نمین کچھہ خوبیان مذہب ہنود کی اور گذارشات
قسط پر کرونگا پہلی گذارش اس کتاب مین برعکس تحفۃ الہند تو ہین اسسے احتراز کیا ہے

ناظرین اگر کہین سہواً ایسے الفاظ ملاحظہ فرماوین خطای کاتب تصور کرین دوسری گذارش
جہانتک فہم ناقص مین معمات و نصایح دلپذیر حکماہ ہنود قدیم کے معنی سوجھی تحریر کیے
فہم و دانش سے یہ ہے کہ اگر اس سے زاید کوی معنی عمدہ ذہن عالیمین آوی باصلاح مزید عاجز کو
تصور فرما کر رقم فرماوین تیسری گذارش مجھ ناچیز کو اردو الفاظ کا کم محاورہ ہے اگر کسی جا
غیر مربوط الفاظ آجاوین معاف فرماوین چوتھی گذارش سری پرم آتما سد جدا شد
ظہور پایا ہے اور وہ ہے کہ کسی مذہب یا قوم کو برا یا بھلا نکہے بلکہ اپنے اعمال حسنہ کا امیدوار
سے ڈرتے رہکر معبود مطلق کا جلوہ کون و مکان مین پرتو فگن مشاہدہ کرکر اور صبح و مسا
دلمین تصور کرتا رہے پانچوین گذارش اس دنیای فانی و عمر ناپایدار کا کیا اعتبار ہے
وقت کی قدر کرے کہ ان دونونکے پہر آنیکا کچھ بہروسہ نہین اور جامہ انسان کہ خداوند تعالی نے
زیب کیا ہے ہوا و ہوس سے مبتلا نکرے کہ پہر اس جامہ کا بعد پھٹ جانیکے یا مفت میلا ہونیکے دستیاب ہونا
محال ہے چھٹی گذارش انسان کو جس غرض سے کہ پیدا کیا ہے اوس غرض کی پوری کرنیکی فکر کرے
وہ یہ ہے کہ اپنی حقیقت کو نظر مین رکھے اور توشہ سفر آخرت کیلیے جمع کرے ساتوین گذارش ناظرین
اس ناچیز کی حق مین دعا کرین تا فضل الہی و رحمت نامتناہی سے مستفیض ہو

تمام شد

حصہ دوم

سری پرم آتما

اور بعد و جل شانہ کے بہت سے نام ہیں اور اقسام کی صفت جیسا اہل اسلام میں اللہ جسکی اول الف دوم لام مشدد سوم
ہاے حقیقی ہے اگر الف اور لام مشدد کو نکالیں فقط ہای ہو باقی رہتا ہے کہ فنا مراد ہے اور اوسمیں الف و لام مشدد کہ
جب الف سے مراد اللہ ہے اور لام سے مراد صیغہ امر کہ کن ہے مراد ہے اور تشدید سے ظہور کائنات کی مراد ہے ویسا ہی ہنود
بید میں اتما کہ اتما سے مراد ذات کل کائنات ہے اور برہم اشارہ خدا ے جل جلالہ سے لیں چاہیے کہ ہای ہوز
فنا کیا اور وہی اتما کو الف لام مشدد اور برہم کی ساتہہ ملاوے تا پوری طور پر نسبت بندہ کو اللہ کے ساتھہ سمجھے اور اسی
اشارہ سے انسان کو خلیفہ خدا و منشاء از جناب باری کہتے ہیں اسی وضع سے سد چد آنند نام پاک ہے
سد مایا کو اور چید نور اور نمود کو اور آنند بیچون بی نمود کو کہتے ہیں یعنی قادر بیچون نے جب چاہا کہ اپنا جمال دکہلاوے
تب یہ ساری کائنات موجود ہوئی اور جلوہ گوناگون نظر آیا کہ جاہنے کو مایا اور سد اور نمود اور نور کو چید اور بیچون کو
آنند کہتا ہے اور تفصیلی حالات سنو میں کہتے ہیں کہ جب آنند سے چد ہوا تب مایا سے ظہور کائنات کا ہوا اول
بید اکاس نمود ہوا کہ وہ محیط ہر ادسی ہی آکاس یعنی خلا اور گھٹ اکاس یعنی ظرف کا [illegible] ان اور مٹ اکاس متغیر ہوتا ہے
اور بعد اکاس کی روپ یعنی صورت جسم ظاہر ہونا کہتے ہیں اور بعد اسکے رس یعنی پانی اور بعد اوسکے ہوا جس سے
گندہ یعنی بو ہیں اس سے چار عنصر ہیں یعنی روپ یعنی نور ہے آگ اور رس [illegible] آب ہے پانی اور گندہ ملے جس
عنصر ہوتی ہے یعنی باد اور خاک اور کل اجرام ارضی و سماوی اور اوسکے لوازمات مثلا آفتاب و ثوابت
و سیارہ و نباتات و جمادات و حیوانات باشتراک اس کیفیت کی پائی جاتی ہیں ان و عناصر مذکورہ
[illegible] ہیں زیادتی کی [illegible] کہ اس زمانہ کی عقلا [illegible] عنصر [illegible] ہیں

چنانچہ اُنہوں کے ... اسیطرح زمانہ بھی
الا سب انہیں چار عنصر کی شاخیں ہیں اسیطرح حال ہے ... کیا سر چار ہیں ورکا ... کے
تین حالت پر مشتمل ہے جیسا کہ ماضی و حال و مستقبل جسکو ہم سمجھتے ہیں ... برہما
طبقہ بھی ... تحت ارض ... باری تعالیٰ کا نام ... مشہور ہے کہ پیدا کرنا جسکو برہما
مراد ہے اور پالنا جسکو بشنو ... اور ناس جسکو مہیش جلوہ نما ہوا اور ان کی کچھ کیفیت سابق میں لکھہ چکا ہوں
ہنود سمجھتے ہیں در اصل اوسکی ذات کی صفت ہے ... اسیطرح اوسکی احدیت کے قائل ہو کر
اوسی ایک کا اشارہ کچھ ہنود سمجھتے ہیں اور معترف ہیں کہ کیا طاقت ہماری ہے اوسکی کل ماہیت سے واقف ہوا
اسیطرح قیامت کا طور ہے کہ قیامت کل کائنات بجز ایشر کے فانی ہو جاوینگی کہتے ہیں کہ جسطرح پیدا
ہوا ہے وہ اسیطرح ایک ہی ایک فنا ہو جاوینگی اور سوا اوس ایک کے کچھ نہ رہیگا جیسا کہ برہما جسکو عقل کل کہتے ہیں
نفس کل میں اور نفس کل جسکو مہادیو کہتے ہیں روح کل میں اور روح کل جسکو بشنو کہتے ہیں خلا میں
اور خلا کہ بیدا کاش مراد ہے ایشر میں یعنی جب عقل و نفس و روح وغیرہ نہ رہینگے تب سوا احد کے کون رہا
اس قیامت کو ہنود مہا پرلے کہتے ہیں یعنی قیامت کبریٰ اور قیامت صغریٰ جسے کہنڈ پرلے کہتے ہیں وہ یہ ہے
کہ بعد اختتام ہونے دن برہما کے جو برہما سو رہتا ہے تب طبقہ اسفل مع ارض وغیرہ کے فنا ہو جاتے ہیں اور طبقہ اعلیٰ کے
خلقت مانند آفتاب و سیارگان وغیرہ کے کہ جنکا مقام اس سے برتر ہے برقرار رہتے ہیں اور بعد بیدار ہونے برہما کے
پھر اسیطرح خلقت اور طبقات اسفل مع ارض موجود ہوتے ہیں برہما کی عمر کا شمار اسیطرح ہے کہ بارہ ہزار
بار چاروں جگ گذرے بعد ایکدن برہما کا ہوتا ہے اور اتنی ہی رات ایسے تیس دن کا مہینہ اور بارہ مہینہ کا

سال اور سو برس کی عمر ہوتی اور چار جگ کی نام اور عمر یعنی تعداد یہ ہے کہ اول ست جگ جسکی عمر سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس دوسرا ترتا جسکی تعداد بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس تیسرا دواپر جسکی عمر آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس چوتھا کلجگ جسکی تعداد چار لاکھ بتیس ہزار برس کی ہے اور سوا اسکی ست بہلا یعنی ہر روز قیامت جبکہ آدمی کا سو رہے اور گیان ہو یعنی خدا شناسی ہو یاد اوسکی رہنا اب غور کرنا چاہیئے کہ نہ پیدا ہوا اور نہ مرا ایسا کچھ کرو کہ نہ قیامت سے ڈر ہو نہ مرنیکا خوف بلکہ دوام زندہ رہو ناظرین بھائی ایک مثال یاد آئی وہ یہ ہے دیکھو کہ مکڑی اپنی منہ سے متعدد تار نکالکر دور دراز تک جال اپنا تانتی ہے اور چند روز اوسمیں بود و باش کرتی ہے جب طبیعت چاہتی ہے تب وہ سارا دام گستردہ کو اپنی پیٹ میں کھینچکر اکیلی گوشہ میں بیٹھتی ہے اسیطرح پرم آتما سد چد آنند سروپ بنکر رہتا ہے اور جب اس کھیل سے اوکتاتا ہے تب ساری کائنات کو عدم کرکے آپ اکیلا رہجاتا ہے

کیفیت دوبارہ جنم

مسلمانوں کو دوبارہ جنم سے انکار ہے اور ہندو انکو اقرار دونوں کی تنقیح اور تصدیق ممکن ہے مسلمان جو دوبارہ جنم کے قائل نہیں وہ بھی انکے نزدیک ٹھیک ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ جو پورا پورا احکام اسلام کا پابند رہا ہے اور شرک سے بچنیکا عامل ہے ظاہر نہیں بمعنی وہ ضرور دوبارہ پیدا نہیں ہوگا بقول مولوی معنوی شعر ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام ورنہ جیسے ہیں اور ہندو اسلیے قائل ہیں کہ ہر شخص کی باسنا یعنی خواہش با مرگ نہیں چھوٹتی اسواسطے دوبارہ پیدا ہونا لازم ہے اور جسکو وقت موت کے بفضل او سبحانہ یا بیعد مرشد کامل باسنا نہ رہے وہ ہرگز جنم نہ پاویگا جس شخص کو مکتی کہتے ہیں یعنی خلاص ہونا اور مکتی چہار قسم ہے پہلا سالوک دوسرا سامیپ تیسرا ساروپ چوتھا ساجیہ یار میں وصل ہوسکو کہتے ہیں یعنی

اسطرح وصل ہو کہ یار ہی یار رہجاوے اور آپ کہو جاوے سارو پ اوسکی مانند شکل ہو نیکو سمجھتے ہیں شعر
اوسکی صورت ہو یار کی صورت ۔۔ ہو بہو گلعذار کی صورت ۔۔ جیسا کہ ایک کیڑا ہوتا ہے کہ روشنی کے لحاظ سے جگنو
یعنی کرمک شب تاب کو اپنے گہونسلہ میں رکہتا ہے پس جگنو ماری خوف کے کہ کسوقت مجھے کہا نگا کلی مائل اور متصور
اوسکا ہو کر آپ بہی اوسی کیڑے کے مانند ہو جاتا ہے الاخر مگر اتنا اس مکتی میں فرق ہے کہ یار علیحدہ آپ علیحدہ ۳
سامیپ اوسکو نزدیک رہنے کو کہتے ہیں کہ منظور نظر محبوب سے قریب حاصل ہو ہم سالوک اوسکی شہر میں رہنے کو کہتے ہیں
کن یہ دوام استغراق سے ہے ان مکتونکی طلب کے سوا جو کچہہ تعلقات ہیں وہ سب ہیچ ہیں ہر شخص کو لازم ہے کہ پیرو
مکت ہونے کی کرے الحاصل جو کوئی عامل کامل ہے وہ تو مکت ہے یعنی خلاص ہیں تو بندہ یا ہوا خواہ کسی قوم
کا ہو جیسا کہ خام تخم اگر زمین میں بویا جاوے ضرور نشو و نما کریگا پختہ ہر تخم ہر چند زمین میں بویا جاوے کبھی نہ
اوگیگا اگر اہل اسلام اپنی پختگی کی دلیل کریں تو یہ پوچہا جاوے کہ آپ اگر تعمیل احکام اسلام ظاہر و باطن سے
پابند ہیں تو سزاوار ہے ورنہ حیز در ہند و میں حکمار قدیم کی کلام موافق الہام غیبی کی حکمت سے مملو ہیں سو وہ یہ ہے
کہ اگر دوبارہ جنم کی تکلیف کی حالت جیسا کہ نطفہ کو ماں کے پیٹ سے باہر آنے تک کی اذیت وغیرہ یاد
یاد رہیگی تو خوف سے تدبیر خلاص ہونیکی کریگا اور اگر یہ خوف نہ رہیگا تو دل کہولکر مرتکب فسق و فجور کا
ہوگا کہ جسبب سے انتظام عالم میں فرق آویگا اور فرق انتظام عالم نارضامندی الہی ہے اور نارضامندی الہی
تنزل ادبار کا سبب ہے اور ہر شخص امتحان کرتا ہے کہ شب کو کار و بار دنیوی سے فارغ ہو کر جب سوتا ہے
تب اقسام کے خواب بوجہ خیالات بیداری کے ملاحظہ کرتا ہے پس خیالات زندگی بعد مرگ اوسکے

لیتی ہیں اور سو تب آپ کے باسنا یعنی خواہش کی موافق اجسام واسطے پورا کرنے امید کو ضرور پیدا
ہوتے ہیں اور تا سید الہی ہے جنکی کل باسنا اور تشنا بلکل موافق راجہ جنک وغیرہ کی کہ جنکا
ذکر پہلے ہو چکا ہے کیا دل سے دور ہوں اگرچہ بظاہر آلودہ تعلقات ہوں البتہ وہ دوبارہ جنم سے بچا
اگر مسلمان کلمہ کی تاثیر اور شفاعت جناب رسالتمآب صلعم کی بنا پر دوبارہ پیدا ہونا بیان فرماتے
تو یہ بہتر ہے کہ ان احکام کی تعمیل کریں تو ضرور ہے کہ دوبارہ جنم نہ ہو وہ یہ ہے کہ معنی کلمہ کے یہ ہیں کہ نہیں ہے
معبود کوئی بجز اللہ اگر ایسا یقین کریں تو یقین کرنا مراد عمل سے ہے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کرنیکو بھیجا گیا سلیم ہمارے ہنود وغیرہ بھی اس امر کی تاکید کی ہے کہ سوا اوس ایک کے دوسرے کو ہاں بلکہ
نہیں اوسے سب کچھ کر کے جسکو سانچ کہتی کہتے ہیں پس حقیقت سب قوموں کی ایک ہے ناظرین تعود و عقل کامل حرص
ہوس کے جال میں ہو کر سو بار آویں در اصل یہ حضرت دل کے کام ہیں جسطرح چاہیں وس وضع کو کریں

گرما نهی کل کنند در خیالات گل باشی ٭٭ در بلبل بیقرار بلبل باشی ٭٭ تو جزوی حق کل است اگر روزی چند
اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی ٭ کیا اچھا کہا ہے اسرار ہیں بیان نہیں کیے جاتے اہل دل اگر
اس کے مطلب کو سمجھ سکتے ہیں کہ پیدا ہونا اور مرنا کیا ہے اس کو بھی اگر ناظرین جوگ بششت کا بھی فارسی
ترجمہ کیا ہوا ہے [illegible] و تفسیر کی اندوہ دار اسکو ملاحظہ کریں تو کچھ کیفیت حقیقت کی مسکن [illegible] معلوم

[illegible] درجہ [illegible] کے بیان

[illegible] ان دنوں بر موافق احکام شاستر کے کل احکام ادا

کریں ذخیرہ ثواب بیشمار جمع کریں وجہ یہ کہ جب غیر دیکھو بوجہ داد و دہش و غیرہ کے نفع رسانی ہو تب ثواب
بیشمار حاصل ہوگا اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہانکے لوگ متمول ہوگئے ہیں کیا ضرور کہ دیا جائے ناظرین خیال فرماویں
کہ اگر عام اسطرح تصور کریں جو متمول ہوگا بلکہ قوت بسری کرنا محال ہوا اسلئے قدما نے ہر ایک میں مختلف
تیرتھ بالہام غیبی وارشاد و تارہ و غیرہ مقرر فرمائے ہیں کہ ہر ہر جا مخلوق فائدہ اٹھاویں اور ہوویں
اور بوجہ بے وقت خیرات ملنے کے سب لوگ بھی پیشہ نہ اختیار کریں اسلئے یہی تاکید ہے کہ سوا مقرر اشخاص مانگنے
کوئی غیر ملت یا ملک کا اگر وہانکی خیرات لیگا بیشک عذاب الیم میں گرفتار ہوگا ناظرین کہانتک ہر گن
ہنود کا اوصاف بیان کروں جب ہر ہر مقام کے تیرتھ کے حالات کی بابت انبیا اور شاستروں میں دیکھینگے
تب انجام سود مند و نفع خیر کا حال سمجھ جاینگے چنانچہ سب میں بڑا مہاتم سری گنگا جی مہارانی کا ہے
کہ موافق مذہب ہنود اسطرح ہے کہ راجہ بلی بوتا پرہلاد جی کا نے بھگت ہوا بخلاف قوم کے نافرمان
یا راجسو جگ کیا کہ جس جگ کے سبب زر کثیر اور حکومت تمام زر و زمین کی درکار ہے لاکن اس زمانہ میں
ناممکن ہے اسلئے مہاتماؤں نے ان پانچ باتوں کی ممانعت کی سو یہ ہیں اشو امیدھ گوامیدھ سنیاس آشرم
پل متیر کم دیور اج سُت او تپتی کلو پنج بیرجیت یعنی اشومیدھ جگ اور گومیدھ جگ او سنیاس
اور گوشت کی پنڈ وقت سرادہ کے دینا اور مفقود النسل کے ہونیکے اسباب دیکھکر عورت یا جارت
اپنی دیور یا سن بعد غسل ایام پندرہ دن تک یکدن بعد رہنا اور ہمبستر ہونے اولاد کو دیور کو اپنا
فرزند اور دیور بہائی کو بجائے ماں کے سمجھے اس زمانہ میں محال تھا چونکہ گاہ گاہ اور کو بعد انجام کار زندہ رکھ سکنے

اوس کو نیلام کرتے گہوڑا ملتا اور حکومت تمامی اقلیم کی ہاتہہ آتا اور گنج کثیر کا پانا اور مردہ کو زندہ کرنا
آسان نہیں لیکن یہ تمام باتیں اگلی راجاؤں کو حاصل تہیں اون اشخاص سے ہو سکتا تہا اگر تمامی حالات
جگ کے مفصل دیکہنا چاہیں تو کتب ہنود میں ملاحظہ فرماویں یا سن لیں خیر اب ہم بر سر مطلب آتے ہیں جب آغاز
جگ کا ہوا تب اندر کہ دیوتاؤں کا راجہ ہے اور سو جگ کر کے پرہا حسب جگ اندر کو حکومت سے ہٹا کر آپ
تخت نشین ہوتا ہے اسلئے بہت گہبرایا اور درگاہ بے نیاز میں عرض کی کہ خداوند ابہی میعاد معینہ کے
میری حکومت جاتی ہیگی دعا مستجاب ہوئی اور باون جی مہاراج کا اوتار ہوا اور عین جگ کی وقت پہونچکر
تین قدم خیرات زمین مانگی ہر چند شکراچارج نے منع کیا اور سمجہایا کہ اوتار ہے انکو دینا اچہا نہیں مگر راجہ نے
تسلیم کیا اور کہا کہ آئیے جو کچہہ مانگا تب سری باون جی مہاراج نے اپنا جسم اتنا بڑہایا کہ برہمانڈ
یعنی کل زمین و آسمان دو قدم کے برابر بنایا اسوقت ستیلوک میں گیا یعنی سدرۃ المنتہے میں جبرئیل
علیہ السلام نے قدم دہوے اور وہ پانی اپنے کمنڈل میں رکہا القصہ اسوقت کا پانی رکہا ہوا راجہ بہاگیرتہ کر
کہ جسکے آبا و اجداد بہی ریاضت تپسیا کر چکے تہے تپسیا سے برہما سے حاصل کیا اور شیو کی بہی تپسیا کر
سری گنگا جی کو اس سر زمین کے واسطے اوتارا واسطے اودہار اپنے بزرگوں و ساری خلایق کے لایا ظاہر اسمو
کیا اپنے جٹا میں کہلاسی میں تہی اسکی شاخیں بہت کر تحت الارض سما میں جاری ہیں کہ جسمیں نہانے اور خیرات کرنے کا
نہایت ثواب ہے کل کیفیت مشرح کتب ہنود میں مندرج ہے ناظرین دیکہلیں کہ جسکے غسل کرنے سے
حقیقی تسلیم کی حاصل ہوتی ہے چنانچہ جمال الدین کو بہی اتفاق ہوا اور وہ پہونچکر دو مسلمانان

انگریزی جمعیت کے سوار دکھن میں ملازم تھے حسب اتفاق تبادلہ ہوا اور پانچ مقام سری گنگاجی کے کنارے
ہوے ایک مسلمان صاحب قضاے حاجت کیلئے ٹھیک دوپہر دن کو جمعیت سے دور جا رہے تھے ایک پیڑ کے
پیڑ تلے مجمع عورات گاتی بجاتی دیکھا حیرت ہوئی کہ یا الٰہی آج ہندوں میں کوئی نام تھوار کو نظر
اور بالفرض سواے عورات کی کوئی مرد نہیں ایک عورت کو نزدیک بلایا اور پوچھا جواب پایا کہ
حضرت ہم قوم چڑیل سے ہیں ایک لڑکی کیو کہلا کہا کہ اس لڑکی کی شادی فلاں میاں صاحب
جو کہ رسالہ میں یہاں ہیں ہوگی اور پرسوں عقد ہوگا تب وہ شخص اپنے دوست کا نام سنکر لوٹ آیا
اور پھر پوچھا کہ یہ چڑیل اور وہ آدمی کس طرح بیاہ اور کیسا عقد تب وہ چڑیل مردم نما بولی
کہ وہ برغبت جنس کا دالچہ کھائیگا اور پیٹ کے درد میں مبتلا ہو کر جان دیگا اور ہماری قوم میں
داخل ہو کر اس لڑکی سے بیاہ کریگا اوس سوار نے یہ ساری سرگذشت سنی اور مقام پر آ کے
لوٹ کر اوس روز کا منتظر رہا جب روز موعود پہونچا باورچی استفسار طعام کیلئے موجود ہوا
ساتھ ہی فرمائش دالچہ کی ہوئی ہر چند دوست نے منع کیا مگر کہانیکے وقت دوست نے دالچہ کا
کٹورا اپنی جانب کھینچا شدنی امر سے دوست کو کھانیکے وقت احتیاج استنجا کی ہوے
جب یہ اوٹھ گیا دوسرے نے وہ دالچہ برغبت تمام کھایا اور درد شکم میں مبتلا ہوا کسی نے پان کی
دوا بتلائی چونکہ دان خشک تھا پانی سری گنگاجی کا اوسمیں ڈالا لیا اور پان کھالیا
گویا تب طایر روح نے قفس عنصری سے پرواز کی اوس دوست نے بگریہ وزاری تمام کفن دفن کیا

دوسرے روز اوس طرف گذر اوہان بجاے شادی کے سامان تعزیت کا نظر آیا اوس عورت سے سابقہ حال ماتم کا پوچھا تب اسطرح جواب سنا کہ اوس نے ان کو پاس پانان ہشت کے بین دے کے سری گنگاجی کے جل سے نہلا اوسے مکتی دلوای یہ لڑکی اوس وجہ سے رانڈ رہ گئی ناظرین یہ کیفیت اوسی دوست کی زبانی اسوجہ سے سنا گئی کہ وہ پانچین کتھہ سپارشی غیرہ کو سواے ریتی سری گنگاجی کی ڈبیہ سے نکال کر دیا کرتا اگر کوئی وجہہ پوچھتا تو ساری سرگذشت گذشتہ بیان کرتا ناظرین اس سے بڑہ کر مہاتم سری گنگاجی کا ہے ضرور ہے کہ ایکبار سری گنگاجی کے درشن کرین اور نہانے سے اپنی پاپ جنم جنم کے دہو کر امیدوار بہشت برین کے رہین

کیفیت دہام

دہام اوس جگہہ کو کہتے ہین کہ جہان معابد ہنود ہون ہر چند [illegible] کی کیفیت [illegible] درج کتب ہنود ہے الا مختصر طور پر بیان کرنا ضرور ہوا کہ سری جگنناتھ جی کا مندر ضلع بنگالہ [illegible] اور وہان ایک حاطہ کے اندر سواے نیچ قوم کے سب ہنود [illegible] کا [illegible] کہاتے ہین [illegible] تقسیم ہوتا ہے اگر کوئی وہان انکار کرے کہ ہم [illegible] نہین [illegible] کہاون ساتہہ ہی سزا پاتا ہے چنانچہ ہزارہا آدمی [illegible] ہین ایک سری جگنناتھ جی مہاراج کی دوسری سری [illegible] سری [illegible] جی ہمشیر کی ایک [illegible] مقرر ہے کہ [illegible]

ایکروز قبل آنے کی راجہ اور پوجاری کو خواب ہوتا ہے کہ صبح با نغمہ و ساز جسم عفیر اوس لکڑ نکلوا کر مین

مورت مذکورہ تیار کرتے ہین اور وقت معینہ پر اندر جا کر وہ خول بھنا کر پولے خول کو جو

ایک غار اوسی پول مین ہے وا الد بتی ہین اور وقت دروازہ کھولنے کے لیے بعد بڑی ہی و راجہ

اور پوشیدہ ہو جاتے ہین بھید راز کسیکو نہین کھلتا کہ اون مورتون کے اندر کیا چیز ہے اور بعد

اولاد اوسی کام پر مستعد رہتی ہے یہ دستور زمانہ دراز سے مستمر ہے ہنود کو چاہیے کہ عمر مین

ایکبار درشن کرین کہ اس زمانہ کا اوتار ہے اور وہانکے معجزات و قدرت بہت ہین کہانتک تشریح

کیجاوے چنانچہ سفینۃ الاولیا مین تحریر ہے کہ ایک بزرگ کا گذر ہوا کہ جہان چند ہنود

سری جگناتھ جی کی پوجا کر رہے تھے اوس مورت سے اوس بزرگ نے اپنا معبود کی صدا

سنی اور بے عوض کی پر یہ صدا آئی کہ سجدہ کر عرض کی کہ سوائے اللہ کے سجدہ کرنیکا حکم

نہین مگر دیسے سمجھو ہون الحاصل بہت قصہ [illegible] ہین کہانتک تحریر کرون

کیفیت مورت پوجن جسم بت پرستی کہتی ہین

وجہ معقول جلد اول مین تحریر کر چکا ہون پھر لکھی جاتے ہین کہ مدار بت پرستی [illegible] اسکا

[illegible] ہے مثل جنتر منتر اول یعنی اسما الٰہی کہ جسکی تاثرات [illegible] ہین اور سب [illegible] اسکی

قائل اسکی ماہر زمانہ سابق کے لوگ بہت اوس سے تسخیر آفتاب و مہتاب و ملائک و موکل کے کام

جنکا شناستر بڑی جسم کے ساتھ معتقد کرتے ہے جملہ سے اور جنکی وقت بھی سابق مین

ان ہی جسکو ستر بدیا لکھتے ہین اگر ایک تیر پر پڑہکر مارتے تھے ہزارون تیر نکلتی تھی اور ہزارون
اوس ایک تیر سے مجروح و مقتول ہوتے تھے طرف ثانی مین بھی روکنے اور دفع

حالی کرنے کی بھی منتر کام آتے تھے اگر شوق ہو مہا بھارت کا فارسی ترجمہ کیا ہوا ابوالفیض فیضی کا
ملاحظہ فرماوین تو بخوبی حالات استر بدیا اور شستر بدیا کے معلوم ہو جاینگے اور سفلی منتر جدید
اس زمانہ کی نکالی ہوے ہین الا اوس اثر کو پہنچنا محال ہے کہانتک تفصیل حالات تحریر
کرون کہ اس نسخہ مختصر مین گنجایش نہین پس ہندو مین بت تھاپنے کے وقت منتر کی بدہی سے
بٹھلاتے ہین کہ وہ بید منتر برہمن کو یاد رہتا ہے اور یہ برہمنونکا کام ہے خیر بید مین دو
قسم کی مورت بناتے اور پوجا کرتے ہین اول اچل کہ جسے آواہن بید منتر سے دیولونمین
استھاپنا کرتے ہین یعنی نصب کرتے ہین کہ وہ مورت اوتسا وغیرہ کے وقت نہین چل سکتی
اور دوم چل کہ جس جگہہ چاہے وہان لیجاتے لے آتے ہین جیسا کہ سیوا مین اور رتھ مین
اور گھر مین بید کی اکثر چل پتلیان پوجا کرتی ہین اور بعضی اچل مانند دیولونکے گہر مین بٹھلاتی ہین
اور بعض اچل کے سپاری وغیرہ رکھکر آواہن یعنی آنے کی منتر سے لیکر بسرجن یعنی رخصت کے منتر تک
پوجا کرتے ہین اور منتر دو قسم پہ منعقد ہین بید اوکت اور شاستر اوکت اور جنتر تعویذ کو
کہتے ہین کہ اوسمین اعداد لکھے جاتے ہین اوسکی بھی بہت ترکیبین اور اقسام کی ہیئت
اسکی بھی پوجا کرنے کا حکم ہے چنانچہ سفینۃ الاولیا مین مسطور ہے کہ ایک بزرگ کو برہمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا لکھا ہوا راہ میں ملا وسن بزرگ نے پرچہ کو عطر کی خوشبو سے معطر کیا
اور جائے محفوظ میں رکھا تب حضرت علیہ السلام نے خوشخبری پہونچائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ تو نے ہماری نام کو پاک کیا ہم نے تیرے نام کو پاک کیا اور طریقت والے اہل اسلام میں یہ دستور ہے
کہ اول مرشد اپنے مرید کو اسم اللہ ایک پرچہ پر تحریر کر کے دیوار پر نصب کرے ذاکر اپنے سینہ میں اسم پاک کو
ایسا لکھے تصور کر کے ظاہر مسمی کا جلوہ کرے گویا یہ اسی خدائی سے ایسا ہی ہے [illegible]
ہے اس میں اگر کوئی تردید کرے فضول ہے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے اکیلا کوہ طور پر
تشریف لیجاتے وقت کسی دہقان کو اسطرح گفتگو کرتے دیکھا کہ اے خدا تو اگر مجھے ملیگا تو تیری
خوب خدمت کرونگا تیری آنکھوں میں سرمہ لگاؤنگا تیرے بالوں کو خوشبو کا تیل ڈالونگا کنگھی سے صاف
کرونگا تیرے پاؤں دابونگا وغیرہ وغیرہ تب کلیم اللہ نے فرمایا کہ اے نادان خدا تعالیٰ کو
ناک پاؤں ہاتھ وغیرہ نہیں ہیں اور توحید فرمانے لگے اتنا سنتے ہی آگ عشق کی بجھ گئی اور
اور رنجیدہ ہو گیا جب ایسا دیکھا پیغمبر صاحب نے کوہ پر جا کر بہت سجدے کئے اور عرض کی
مگر کوئی جواب حسب عادت نہ پایا تب تو بہت گھبرائے اور بڑی عاجزی سے عرض کی کہ خداوند الٰہی
اتنی خفگی مجھ ناچیز پر ہے تا اپنی کئے ہوئے قصور کی معافی چاہوں تب آواز آئی کہ ہم ایک
خاص بندہ سے خوش تھے تم نے آپس میں مفارقت ڈالدی شاید تم مجھ اپنا محکوم سمجھتے ہو اور
مجھ میں یہ قدرت نہیں کہ ہاتھ پاؤں آنکھ والا بنا دوں مناسب ہے کہ اگر اسکی پھر الفت [illegible]

البتہ میں [illegible] کرینگی ورنہ ہرگز نہیں تب کلیم اللہ نے اوس دہقان کی فہمائش کئے اور فرمایا کہ تو
جسطرح [illegible] ہے ویسا ہی ہے اوسوقت میرا مزاج برابر نہ تھا اسلئے اسطرح کہا میرے
اوس [illegible] اعتنا نکرے الحاصل رجوع ہونے کیلئے حکما ہنود قدیم نے حسب [illegible] رضا
الہی [illegible] کا کہانتک نصیحت اون حکیمونکی کیجاے اور بہت سے تمثیلاً ہین زیادہ [illegible]
لحاظ سے [illegible] ہی کافی سمجھا اور منتر کی بڑی کیفیت ہے چنانچہ رود [illegible] عامل منتر اور [illegible]
وغیرہ [illegible] مفید جنکو [illegible] فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہے تاآنکہ اربعین وغیرہ [illegible]
[illegible] کیلئے اس سے [illegible] ہی ممکن ہے اور یہہ تین امر یعنی منتر اور جنتر اور تنتر [illegible]
لوگ [illegible] تھے اور عامل تھے اب بسبب انحطاط زمانہ کے کم اشخاص ہونگے جو [illegible]
ہونگے اور اسکے وجوہات [illegible] ہین از انجملہ یہ ایک قوی وجہہ ہے کہ قدردانی [illegible] کی
کم توجہی [illegible] اسقدر [illegible] نہین ہے کہ ہر علم وہنر وکمال کی قدر مانند راجگان [illegible]
ہین اور جتنے ابواب [illegible] کے انہین پائی جاتے ہین وہی راجاؤنکے تھے [illegible] ہو
ناظرین سمجھ سکتے ہین [illegible] اسلام اور ہنود مفت جھگڑے مین پڑکر [illegible] ہو
[illegible] اتفاقی اور جہالت [illegible] کی قوت [illegible] واضح ہو کہ منتر اور جنتر اور تنتر کا اور [illegible] ہے

بیان [illegible] ہنود کا اور فضیلت برہمنان

آفرینش عالم کی نسبت [illegible] کی تاریخ [illegible] کہ ابتدا ے آفرینش سے کوئی قوم [illegible] دیوتا

یعنی ملائک اور جن و انس کے بھی نام رکھے گئے تھے ابتدا ہی عالم کے پہلی [...] جسکو اولاد [...]

یا انسان کی مولود کا خیال دل میں ہوتا تھا ویسا ہی ظہور اولاد کا ہوتا تھا جیسکہ سامنے ہو [...]

یعنی مجامعت سے تولد ہونیکا طور ہوا اور نسب رشتی سے محبت [...] اور [...] چہار [...]

ظاہر ہوئی انڈج یعنی انڈے سے جو پیدا ہو جرایج یعنی جھلی سے جو پیدا ہو [...] جو پیدا ہوا ادبھج یعنی مٹی سے

جو پیدا ہو پس کثرت عالم میں چار قوم ہونیکے نام حسب عمل انکے قرار پائے اول برہمن جو کہ [...] یعنی پورے طور پر حقیقت حق کو

جانے اور نہایت صلاح و تقوی سے اوقات گذاری طاعت و ریاضت میں کرے اور عالم و عامل [...] علوم کا ہو دوسرے چھتری

جنمیں شجاعت و بہادری ہو اور جہانداری کا علم و عمل ہوتا تھا اسکو چھتری کہتے تھے [...]

وہ ہیں جسکو فن تجار صنعت حرفت میں کامل دخل ہو چہارم سودر یعنی [...] خدمتگذاری [...] کرتے [...]

میں عمل سے شریک قوم سمجھے جاتے تھے جن چہار قوم مذکورہ کے دھرم یعنی عمل کتب ہنود میں [...] قوم والا کس طرح [...]

وغیرہ لکھی بوجہ زیادہ حجم ہونے اس کتاب کے بطور نہایت مختصر تحریر ہے ناظرین [...] وغیرہ میں [...]

میں برعکس اگلے کے اب برہمن کی اولاد کو برہمن چھتری کی اولاد کو چھتری [...] کی اولاد کو [...]

یہ ہے کہ اس زمانہ میں علم و عمل ہر ایک قوم میں جیسا کہ چاہئے ویسا نہیں [...]

برہمن کی اس واسطے کرتے تھے کہ علم معاش اور علم معاد کے رہنما ہوتے تھے اور [...] علم لدنی [...]

بیفکر بسبب بوجہ خدادانی کے بسر کرتے تھے راجگان بغیر مشورہ انکے کوئی کام سلطنت کا نہیں انجام دیتے بڑے حکیم [...]

اس قوم میں گذرے ہیں جنکے شاگرد [...] لقمان [...] بقراط [...]

اپنی خورونوش وغیرہ کی اسطرح خبرگیری رکہتی تہی کہ تمام لوازمات خانگی باسانی بغیر درخواست ہمنونکی
آپ انجام دیتی تہی اور اسطرحکا ادب کرتے تہی کہ وہ جسوقت گہر مین آوین اپنی ہاتہ سے قدم دہوتے اور اونکی پانون کو سر پر چڑہاتے اور طرح طرح کی
غذائین کہلاتے اور انکو نہایت بالاتر سمجہتے الحاصل انکی ادب کی تاکید مثل اکثر رسوم وغیرہ کی تہی جنکی کرنیکی تاکید مین ضوابط بیشمار
فرمایا چنانچہ نمونہ کسیطور پر مجلس پارلمنٹ سے اس پارلمنٹ یعنی مجالس مشورہ کی وجہ سے کیسی ترقی اہل فرنگ کی ہے اور جب سے بہت طور
بہت سستی بوجہ لہو ولعب راجاؤنکی اوٹہ گیا تب سے ہندوستان ایک بری خرابی مین ہے ہر چند قبضہ انگریزونکا اگرچہ طور بدل
جاتا یہ ملک بلکہ تمامی حکومت خیرباد کہہ چکی لیکن ہمنونکی بہی وہ حساب باعث غفلت حاکمونکی رہا اور فکر معاش نے ہمنونکی
ساری خوبیونکو مٹایا جسکی تشریح اس مختصر مین گنجایش تحریر نہین رکہہ سکتی ناظرین اگر شک کرین کہ ایسی ہی رسمین تبہی قدر
کرتی ہونگے یہ رسمین ہین تو جواب یہ ہے کہ وہ ہمارے صوفی و لامین اسلی انکی توضیع مین لغو نکلیا جیسا ہے کہ سادات
بزرگی کرنا لازم ہے گرچہ دہمین جمع بیان نہون اور طہو کلجگ کے سبب کہانے پینے کی قیمت بڑہ گئی ہے وجہ قوی یہ ہے کہ
تانہو دتی ہو حکمت ہے ایک قوم کیلئے مضر سمجہکے حکما قدیم نے منع کیا تہا اور واسطہ جاہلونکی دہرم مین داخل کر دیا
اوسکو حال کے بہی قیمتی ترسیدنی احتیاط کیا اور اوس نا احتیاطی سے علم و عمل کہو دیا جو احتیاج انکی دل انواع
پہنچے ہیں کلتہ جاتے علم کی جلا اور عمل کی صفائی ہوتا محال ہے لیکن ایک اطمینان ہو سکتی باعث خورونوش کی
حقیقت قسم لڑکا باپ کے ہاتہ کا کہانا یا باپ لڑکی کا پکایا نہین کہاتے بہائی بہاد اور قرابت دار کہیا

کیفیت سکہ ہندوان مع علامات

ہندو [illegible] اوسکو [illegible] اور [illegible] معتقد [illegible] ہین [illegible]

ہین دکن مین تین کے وہ بہی مشہور ہوا ایک دو بیت [illegible] ٹیکہ اسطرح ہوتا ہے اور دوسرے [illegible] دو بیت

کہ جسکا ٹیکہ اسوضع کا ہوتا ہے یہ دو نقطہ جانبین سے سفید اور بیچ مین گوپی جنکی [illegible] بعضی سیاہ بعضی سرخ

بہی بیچمین لگاتے ہین اور تیسرا وہ ہو کہ جنکا ٹیکہ دو جانبین مین دولی کی لکیرین اور بیچ مین بوند سیاہ [illegible] ایک لکیر اسطرح

الا بعضے سیاہ بعضے سرخ لگاتے ہین اور سنگہہ چکر ساعد پر اور چہار و بر لگاتے ہین اور گردہ [illegible] فقط ایک لکیر [illegible]

تلسنگی [illegible] لگاتے ہین اور اشخاص مذکورین اکثر برہمنوں سے ہوتے ہین انکے [illegible] اور [illegible] ہین

[illegible] اور انچ واسی کو اپنا پیشوا اسکو اوتار بہگوان کا سمجہتے ہین کہ جنکی تفصیل [illegible] دو بیت

سواے [illegible] نقال وغیرہ جو [illegible] محترز ہین یہ بہی [illegible] و بصل و [illegible]

مقتدا انکے [illegible] جنکو [illegible] خلیفہ [illegible] متمکن ہین یہ لوگ سواے [illegible] ہین بہی

رامانجیوں [illegible] سلاطین [illegible] کی ہوتی کہ جنکی [illegible] دو بیت [illegible]

کوئی چند لگاتے ہین اور کسی چیز کا [illegible] نہین [illegible] حتی کہ مرغ وغیرہ بہی [illegible] لگاتے ہین بلکہ ہر دو کو

وشراب [illegible] کرتے ہین [illegible] انکی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

درشن بھی کرتے ہیں اور توصیف بھی سنتے ہیں شنکر اچاریہ کی اتنے اشتہارات ہیں اگرچہ یہ فرقہ قدیم [illegible] اچاریہ مذکور
اسی وقت سے بہت فروغ پایا اور اچاریہ مذکور اوتار مہادیو جی کے ہیں اور [illegible] انہیں بہت سے لوگ بھی مانتے ہیں
اور تمامی بدن پر [illegible] ہیں اور گلے میں لنگ باندھتے ہیں اور بشنو کا نام [illegible] اور تن لجا اور تمامی ٹیکہ والے
سوائے پیشانی [illegible] پر ٹیکہ لگاتے ہیں [illegible] ٹیکہ کا [illegible] بیان [illegible]
بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] بیشنو و شیو دونوں ہیں [illegible] اصلی [illegible]
سری جو [illegible] جہاں سری [illegible] جی کا اوتار ہوا یہ لوگ سب [illegible] ہیں اگرچہ [illegible]
انکے مذہب کے موجد سری [illegible] اچاریہ مہاراج ہیں [illegible] انکو بھی اول [illegible] طریق کے حضرت محبوب سبحانی
کا اول سے یہ طریق تھا اور حضرت نے فروغ دیا تھا [illegible] اس طریق کا [illegible] مہاراج [illegible] نسبت [illegible]
کا بیان کرتے ہیں اس فرقہ کے اشخاص بہت کم ہیں انکو [illegible]
انکے بیان بھی [illegible] پیاز و مسکرات [illegible] پرہیز [illegible] دوسرے [illegible]
سری کرشن پرم آتما کی بھگت [illegible] اس طرح کا ہوتا ہے [illegible] سری [illegible] مہاراج
اگرچہ [illegible] اچاریہ [illegible] گذرے ہیں [illegible] سری کرشن [illegible]
اور [illegible] اولاد [illegible] مرید [illegible] ہو کر گوکلیہ [illegible]
[illegible] امکان انکے [illegible]
اور [illegible] سری کرشن [illegible] نہایت [illegible]

بالکلیہ محترز رہنے کی عادت ہے اور مرجاوت لٹکی بشیو شیدہ کر دینے کے سبب ہیں بہ اصطلاح

مانند منقول بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کے حکایت سلطان محمود غزنوی جس وقت بسطام میں آیا

تمامی اولیا مشائخین ملاقات کو آئے جب رخصت ہو کر اپنی اپنی جگہہ تشریف لے گئے تب سلطان نے پوچھا کہ کوئی صاحب

باقی ہیں جو نہیں آئے اماز نے عرض کی کہ حضرت بایزید قدس سرہ تشریف نہیں لائے اور انکو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور میری

ملاقات کے لیے انکو ہمراہ لاؤ اگر نہ آویں تو آیہ سناؤ کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم تو ضرور آوینگے کہ میں اولو الامر

ہوں جب وزیر انکی خدمت میں گیا بہت اصرار کیا راضی نہ ہوئے تب وہ آیت سنایا جواب میں حضرت نے فرمایا کہ در اطیعوا اللہ چنان

مستغرقم کہ از اطیعوا الرسول خجالتہا دارم تا بہ اولی الامر چہ رسد خوب بادشاہی لیا الحاصل ہندوستان کے بعض شیخ

بایزید قدس سرہ کی فرصت ہو ہمارے سے تو انہیں رکھتے اور سو عادت ہی ہندوستانیوں میں یہہ بھی کہ جن سے کچھ ہو نہیں سکتے

مطابق سکہ اور تقسیم لگاتے ہیں اور طریق بھی ایسا ہی ہے یہاں جنکو ہم نے ویسا لگا ہوا دیکھا جو بہشتم کچھہ کلکم

یعنی ولی کا سکہ مانند۔ کبھی تیغ بند دولی یا چند نکاسور نہونکی موافق لگاتے ہیں انمیں بہت فرقہ

ہیں گیری بہاری وغیرہ وغیرہ اور دیسی بھگت فقط زردی کا بوند بعضے بر بعضے چھوٹا بعضے سالم پیشانی

لگاتے ہیں اور بعضے سیندور ابرو کے بیچ میں لگاتے ہیں اور انمیں دو فریق ہیں ایک دکھن مارگ دوسرا بام مارگ دکھن

مارگ میں کچھ دقت نہیں نکلے وہاں فقط ساورن پوجا کرتے ہیں اور بام مارگ میں جھبکہ وغیرہ بھی سمجھو کرتے ہیں

اس زمانہ میں عامل اس علم کی بہت کم ہیں گو چنداں القدر زبان کیلیے بہت نظر آتے ہیں متقدمین اکثر اس بام مارگ کے عامل

ہی ہندوؤں حیدرآباد میں قریب پچاس سال کے دو شخص گذرے ہیں کہ جنکی کرامت کے دیکھے ہوئے لوگ اب تک بعض موجود

[illegible] صاحب مہاراج جی بہوسرہ کی لہر کی گوباہر باغ میں بیٹھی تھی دیول میں قلم ہیر و مانگو پوجاری تھے
اور [illegible] طریقہ [illegible] اختیار کی تھی دوام محمور [illegible] شیشہ تغیر الکیا تھا میں بخوف [illegible] جسکی شاہ میں جو زبان مبارک سے
[illegible] تھی ہوا [illegible] اگرچہ بہت امتحان کیا لیکن بنظر طوالت کے تھوڑا لکھا جاتا زیادہ یہ ہے کہ راقم کے چچا مسمی جھولا
[illegible] بیمار [illegible] بہت محزون رہتے تھے اور استقلال بہت تدبیرین بہت سون و مشائخون نے کیں مگر کچھ نہوا اتفاقاً
[illegible] بیٹھے [illegible] اٹھ گئے اور بعد فراغ کے انکے پاس آن بیٹھے تب آنحضرت نے چھڑی سے مار کر یہہ فرمایا کہ جا تجھکو اولاد دیا
[illegible] آثار حمل کے نمایان ہوئے پانچ لڑکے ہوئے تک پانچون جب بال اولاد والے مع اولاد کے جدا جدا قایم ہیں رکھے
ایک وقت [illegible] جنازہ لیے جانے لگے ندی نالے باغ مذکور سے گذرے لوگ آیا کہ [illegible] کی جلیبین سپاہی اور تشریف لیے
[illegible] ملا کر ایک جام آدھ سیر پلا دیا محمور ہوگئے ندی جانیکا قصد کیا تب مہاراج نے فرمایا
کہ [illegible] نکلی باہر پوچھا [illegible] دروازہ آئی تب نشہ کافور ہوگیا اور ہمراہ آدمیوں کو منہ سے نکالا
[illegible] بالکل [illegible] آگر [illegible] شریک کسیکو کچھ تمیز ہوا دوسر جیت راجہ خوشحال چند و راجہ [illegible]
[illegible] گرو [illegible] بہت تصرفات تھے چنانچہ [illegible] اولاد کی باقی ہے کہ مرشد راجہ [illegible]
بھاؤ [illegible] راجہ صوفی [illegible] بہشت سلوک ہے غرض [illegible] نام مارگ کا حکم ہے کہ بام مارگی اپنی [illegible]
اسطرح چھپا [illegible] جیسا کہ عورت اپنی چیز کو چھپاتی ہے چونکہ اسمین بہت سے [illegible] دنیا میں [illegible] نہایت منع ہے [illegible] فرقہ
لوگ [illegible] اسیطرح کہ اہل تصوف [illegible] حکم [illegible] مانند [illegible] بیمار [illegible] جس سے شناخت
[illegible] فرقہ کی بغیر زبانی [illegible] سمجھ [illegible] سے گویا یہ علامت [illegible] میں اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے

کہ یاد الٰہی صاف عبادت الٰہی سے ادا ہوتا ہے برخلاف اور قوموں کی کہ کچھ علامت طہارت وغیرہ کی نظر نہیں
آتی اور بعضے ہندو بوتنگ کو بازی سمجھتے ہیں کہ بہت بھلا معلوم ہوتا ہے اکثر بغیر طہارت و غسل کے وضو کے بیٹھتے
معلوم ہوتی ہے اور اہل جوگ و مراقبہ اکثر اماموں کو دیکھتے ہوتے ہیں واسطے نظر ملنا کی ابتدا ایسے کو ہی کہتے ہیں اصل مطلب
لگا دیتے ہونگا یا دہیان جوگ و مراقبہ اور حکمت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ایسے خوشبودار صندل و مشک و عنبر اگر وغیرہ کا ہونا
جسکے لگانے سے دماغ معطر رہتا ہے کہ جس سے صحت بدنی ممکن ہے

باب کیفیت سوتر یعنی جنیو جسے زنار کہتے ہیں پہلی فصل تمہید میں

زنار میں تین تار سے منعقد ہوا اور فی رشتہ تین تار ہوتے ہیں اور گرہ برہم ہوتی ہے جسکا اشارہ یعنی برہم کو جانتا
ہے اصل یہ ہے کہ حقیقت انسانی کی یاد بھی ہے ہر وقت یعنی جانچو وقت عمل معتقد کیفیت کا ہر دم اور سبب
یعنی حسب واسطے یاد رہنے کے ہر آن ہر لحظہ اوس کیفیت یاد کر کے تعمیل احکام کسی نہ ہین جیسا کہ کوئی شخص اگر کسیکو
کسی اشیا لایا کوئی فعل کسی نیکی تاکید کرتا اور وہ شخص صرف مصروف اوسکو فراموش کرتا ہو شخص یاد رکھنے
واسطے انگلی کسیکے بند کو دیتا تا و ہو یاد رہے اور اوس یاد رہنے ہمیشہ معلوم ہوگا یا وہ شکل ہو لیتے ہی گرہ جو زنار
بھی یاد کریا کہ رسم یعنی عمل کی تاکید کرواتا ہے جسکی تاکید واسطہ حسب الیماضی کا قدیم یہ رسم نکالی

دوسری فصل زنار بنیے کیوقت کا شلوک کا بیان

گھوسوت الی منتر یہ جیہہ شلوک ہی ائنشٹ جنید ہا لنگ ادکند یوتا سرو شید نسما شہر کر یا
کرنا تو سنتان سدہی رہی

جگیوپوت دہارنی بن بوکہہ

یعنی جنیو پوت زنار جنہیں پہنکر بیٹھے مشکل اپنی ارادہ کو کھتے ہین جسکا مراد مضمون ہے کہ [illegible] کو مختصر طور پر [illegible] زوفہمی کیلیے مقام وحدت اور جوالی حقیقت کو سمجھتا ہونگا کہ جس سے عمل ہوگا اور جس [illegible] سے ہوگا [illegible] یعنی

یعنی بھلائی کا راستہ ہو تا [illegible] وسکے حاصل ہونیکے واسطے یہ زنار پہنتا ہون

تیسری فصل تار زنار کے بیانمین

اونکا پہلا تنتم نسامی [illegible] دوسرا تنتم نسامی [illegible] تیسرا تنتم نسامی سوم چوتھا تنتم نسامی [illegible] پانچوان تنتم نسامی [illegible] چھٹا تنتم نسامی [illegible] ساتوان تنتم نسامی [illegible] آٹھوان تنتم نسامی بیسوان نوان تنتم نسامی یعنی ول تار سے مراد [illegible] وجود کو ایسا سمجھے کہ وحدت الوجود کا تصور کرے جیسے لگاتے ہین دوسرا تار سے یہ مراد آگ کہ مظہر جلال الہی تصور کرے کہ وسکا کو چمک تا ہے تیسرا تار سے یہ مراد ہے نار یعنی گہا جسکو اگنی والی کہتے ہین جسکو [illegible] قوت [illegible] تصور کرے چوتھا تار سوم یعنی چاند سے مراد دلکی ہے دلکی حرکت ہو وہ ہوجس سے [illegible] پانچوان تار سے مراد یہ ہے بزرگان مرحوم کا تصور کرے کہ اونکو مانند ایکدن فنا ہونا ہے چھٹا تار پرجاپتی سے مراد عقل سلیم پیدا کرے ساتوین تار سے مراد [illegible] ہے کہ جسکے آنی جانی کا اعتبار نکرے آٹھوان تار سورج سے [illegible] آفتاب کے عیان نوان تار کہ جسمین بسوں [illegible] اشارہ ہے یہ مراد ہے کہ خلقت انسانی تمامی حقیقت احدی ملوم ہو اور کل اعضا و جوارح کے مقام ملائکہ سے مستحکم تصور کرے

چوتھی فصل مین رشتون اور گرہکے بیانمین

تجربیدم ترتھم ڈوم نسامی رگھہ بیدم و تیم ڈوکم نسامی ساوم بیدم ترتیم دوکم نسامی آمروں بیدم
گرتتھم نسامی یعنی تین رشتو نسے یہ مراد ہے تین بید پر عمل کرے اول تجر بید دوسرا رگ بید تیسرا سام
بید گرہ سے یہ مراد ہے کہ جو تہی بید اتھر ونکا عادی ہو کہ وہ بید نند عقدہ مالا ینحل کے ہیں اوسکا عمل بجز ہدایت
مرشد کامل کے حل نہیں ہو سکتا

باب سکہا یعنی جنیو کے بیان میں

سکہا اسطرح پھچانی اس امر کے ہیں کہ ہر چند یہ سب امور حسب احکام بید و شاستر کے ادا ہوتے ہیں مگر برہمن بلکہ سب جنیو والونکو
لازم ہے کہ خواہش الٰہی پر جسکو شکتی منتر کہتے ہیں یعنی طاقت الٰہی قدرت الٰہی یا بید مگسی احکام کی نہیں ہے بلکہ
سب پر غالب ہے اتکا کرا اور یہ بہروسا نگرہیں کہ جاری ہیں سب احکام کا مدار ہے اسلئے یاد رکہیں یہ اسطرح جنیو پہنو کہتے ہیں
اور قایم اللیل بلحاظ خواب کر شغل کی لئے مفید سمجھتے ہیں فقط

کچھ طور انتظام راجگی کر زمانہ کا بطریق نمونہ لکھا جاتا ہے کہ زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ جب کسیکو اولاد نرینہ
پیدا ہوتی تھے مدرسہ سرکار میں جسطرف رجحان طبیعت اوس لڑکے کا دیکھتے تھے اوس علم و ہنر و کمال صنعت
حرفت وغیرہ کے متعلقہ مدرسہ سرکار میں اہالیان سرکار داخل کرتے تھے اور بعد حاوی ہونے کے اوس اوس کام پر
مامور کرتے تھے اور اوسکے صلہ و عزت موافق کے معاش اوسکے لئے مقرر ہوتے تھے تا بفکر ایسے کارنمایاں ظاہر ہوا کرتے
تھے اور بہت بڑی ترقی اس انتظام کے باعث تھی چنانچہ تار و ریل و دخان یعنی متعلق ہوا پر چلنے کی
یہ سب قدیمی ہیں لیکن بسبب تغیر ملکی ہندوستان میں بلکہ روئے زمین سے مفقود ہوگئی تھی سوائے کتب علماؤں کے

ملک یہان بنانے کے [illegible] مین دیکھا جاسکتا ہی کیا ہوتا ہے اور جنگ کے آلات اور اوزار سبطرح کی حکمتی آلہ وغیرہ موجود تھے
اور تمامی [illegible] کی وجہ سے دل و جان سے مطیع رہتی تھی اکثر بر سر جنگ سوای سپاہی پیشہ کے سبطرح

اقوام [illegible] اسواسطے سامراج اوس سلطنت کو کھتے تھے فقط **پھلی خوبی**
[illegible] کہ جسکی خوبی اکثر اشخاص غیر مذہب کے بھی ہیں اور اکثر اہل فرنگ وی انکی عمل شائستہ کی
[illegible] تعریف انکے وقت کی ترقیات کی کر رہے ہین بلکہ کرنل الکاٹ صاحب سید کی تعریف اور عبادات
کی نصیحت کرتے ہین اور خداشناسی کا طریق اہل ہنود کا سب سے [illegible] تصور فرماتی ہین چنانچہ کئی مجالس متعدد
شہروں مین مقرر فرمایا اور جسکو وہ اس دائرہ کا مسلہ سمجھتے ہین اوسکو وہ کمیٹی کے ارکین بناتی ہین چنانچہ حیدرآباد دکن مین بھی
ارکین کمیٹی کے موجود ہین ازانجملہ مسٹر دارابجی صاحب معتمد کرور گیری سرکار عالی قوم پارسی ایک رکن اعلیٰ اس کمیٹی کے
ہین **دوسری خوبی** سابق مین اکبر بادشاہ غازی کے وقت مین ابوالفیض فیضی بنارس مین خفیہ طور طاہر
بلباس ہنود مانند برہمن کے [illegible] سیاحی وغیرہ کے لیے انکے رو استاد یا نبی طلب کیا
اوسوقت یاد اور عرض کی کسی [illegible] کا [illegible] جب راز انکشاف ہوا سوقت نہو استاد کے گر کر دعا
دینے سے باز رکھتے استاد نے استفسار کیا کہ تم کسلیے جو [illegible] ہو برہمن آل السیاح نے کہا کہ میرا مقصود
[illegible] تھا کہ مین اکثر تصوف کا شوقین ہون کبھی سیر [illegible] اور ہنود تو [illegible] گفتگو تصوف [illegible]
[illegible] مذہب مین تمہین یا جانب شوق نے [illegible] اور آپکی [illegible] سوال چاہتا ہون کہ فارسی
[illegible] تاشوقین مسلمان بھی فائدہ اوٹھاوین [illegible] و الیسا ارشاد کیا کہ

کا ترجمہ کیجیو ورنہ ساری یہ بضاعت میری بد دعا سے برباد ہو جائیگی

فارسی میں کیا اور بشنو پد وغیرہ جسمیں توصیف او حمد بشنو کا تحریر ہے بڑی خوبی

سے قائل ہیں تیسری خوبی دارا شکوہ فرزند ولیعہد شاہجہان بادشاہ غازی

اوسکی یہ ہے کہ اپنے مرشد کامل سے عرض کیا کہ حضرت اپنی حقیقت شناسی کا متعطش ہو

ات جو تلقین کیا اسنا ہی ہماری مذہب میں ہے اگر اس سے بڑھکر احتیاج ہو مذہب ہنود میں

البتہ میں یہ کیفیت بالا تحریر فرما کر بڑی تعریف مذہب ہنود کی کی ہے ناظرین

کیا ست کا ترجمہ فارسی کیا ہی جو بہی خوبی پاک رہنے کی اسباب ظاہری باطنی جیسا کہ اس میں والا

میں اجابت بول کا ہکو مٹی وغیرہ سے پاک کرنیکی تاکید اور پوجا کیوقت کپڑے اور نفیس کی تاکید

سل کرنیکا حکم جیسی استنجا اجابت وغیرہ کی ہے کہانتک شرح تحریر کیا جاوے وقت اصغا کر

خوبی غور و پسند فرماسکتی ہیں ظاہری و باطنی پاکی کی بہی اسباب ایسی ہی ہیں کہ دلکو ہوا شہوت سے پاک کرنا

خوبی ہمارے وہانکی اوتار وغیرہ ایسی لاثانی گذرے ہیں کہ جنکی فضیلت سے تمام دور زمین میں علم الہی

اور دنیاداری وغیرہ پہیلے ہیں یہانتک اشخاص اہل علم کو امام ہیں چنانچہ جو کچھ ابتک رواج علم و کمال کا ہے

جو ادنی علم انکی ہے بلکہ ابتک تلاش ان امور کی عقلاء فرنگ وغیرہ کر رہے ہیں ناظرین تاریخ سے کتب ہنود کو ملاحظہ

سکتے ہیں لیکہ بعض کوتاہ بین مانند تحفۃ الہند جو سمجھے ہیں اہل انصاف قبول کرینگی چنانچہ یہانکی علم و ہنر سے

مستفید ہوا اور بعد اسکی اہل عرب اور اونکی بعد اہل فرنگ لا آخر چھپی خوبی جسوقتمیں اہل اسلام

فتح لیتے اور جہان ممکن ہو تمام لباس و رسومات ہندو انکو پسند آئے اونمین رائج کیا تا انکہ شادی اور بیاہ
وغیرہ مین بھی دستور سارے ہی نہیں تو بہت کچھ بغیر اہل اسلام کے اونمین ممنوعات سے مانند فقیر و مکر او جھانہ بد شگونی
انکے بیانکی رسوم کا ذکر کیا حاکم سے الآخر ساتوین خوبی خداتعالی نے ہندوستان کی روی زمین پر صفت اقالیم
مقدم اور افضل بنایا چنانچہ چار ہزار برس قبل ہجرت کے حاکمو کو بہت بادشاہ ہوئے کہ بادشاہ جابجا تھے اور راجگان جاگیردار ہی
کرتے رہے اور بعد اوسکے تغیر و تبدل بسبب بحساط زمانہ کے ہوتا رہا کہ ہندو مذہب میں قدامت کا ثبوت کرتا ہے بلکہ
بڑا انتہا زمانہ کا ہے جسکا شمار محال ہے اور دوسرے مذاہب انکا حال یہ کہ یعنی کسیکا اٹھارہ سو کئی سال کسیکا تیرہ
سے کئی سال کسیکا کچھہ کسیکا کچھہ اور اس میں بھی تنزل بہت ہو رہا ہے مگر مذہب ہنود میں ہر چند کہ تنزل ہے
مگر ہندوستان میں اب بھی اس قوم کے اشخاص پائے جاتے ہین فقط ۵ ماہ جمادی الثانی سنہ ہجری

تمام شد

قطعہ تاریخ طبعزاد تلچار پرشاد صاحب شوق پسر صاحب راجہ شیو راج بہادر
دیہرم ونت

چو گلزار فطرت مرتب شدہ	بمضمون خوش دل کشا نسخہ
چنان سال مطبع او گفت شوق	بشد طبع بس جان فزا نسخہ

۱۳۰۱

فہرست اغلاط و صحیح نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۲	موجید	موجود
۲	۳	ندیعہ	بذریعہ
۳	۶	بطور کی الہام	بطور الہام
۳	۱۴	بخوبی نہیں گے	بخوبی ہوگی
۴	۹	حضرات کی اونسی مذاہب	خیر اگر زندہ ہی تو اونسی مذہب ہین
۴	۱۱	پہیر	بھر
۴	۱۵	چہوٹ جاتا ہے	چہوٹ جاتا ہی
۶	۱	ہمیشہ کو لئے تو	ہمیشہ کی لئے ہو تو
۸	۴	وغیرہ سمجہے ہین	وغیرہ کو سمجہتی ہین
۸	۵	پشنو	پشتو
۸	۲	نصایح سے	نصایح
۹	۵	موجید	موجود
۱۰	۱۵	نفس ہوکر ظہور اوتار	شق ہوکر ظہور اوتار
۱۴	۳	گنگا گنیش سہر سجا سو	نگانا گنیش سہر سجا ناسو
۱۵	۱۰	ذرہ بہی قدرہ	ذرہ کا بہی ذرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
〃	۱۵	جسکی بعد کشمکش ہی	آتی تھی کہ میں اسکا خالق ہون دراصل اوز ایک
۱۶	۲	دو امتحان	دونو امتحان
〃	〃	برہما ہنس کی شکل بنکر ہنس پہ بیٹھکر	برہما ہنس پہ بیٹھکر
〃	〃	براہ تحریر	برابر میں تحریر
۱۷	۴	امیدوار رہی	امیدوار رہین
۱۹	۱	حضرت ندکو	حضرت مذکور
〃	۷	ہمپیدا ہوتا	پیدا ہوتا تھا
〃	۸	اختیا کیا	اختیار کیا
۲۰	۱۰	غلبہ اسر	لے سراسر
〃	۱۱	عیش نہ کیا	عیش کیا
۲۱	۱	داکنا	ڈالنا
〃	۵	نتھا	انتہا
۲۲	۱	سرور کائنات کا کے ہی	سرور کائنات کا بہی
〃	۹	ملے یا جاتا ہے	پایا جاتا ہے
〃	۱۵	آلہی کے	آلہی سے
۲۳	۷	تحرید	تحریر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۹	واقع	واقع
؍؍	۱۴	مشا	نشا
۲۴	۱	افعال مذموم ملکے افعال	افعال مذموم افعال
؍؍	۴	مذہب لولو	مدست تو
۲۵	۱	حامل	عامل
؍؍	۲	جیسی حی اٹک	جیسی تھی اٹک
۲۷	۶	کی سرمہر	کی سرجہا
؍؍	۱۰	کا کساصلح	کانشا صلح
؍؍	۱۱	قوم جہلالی سنے	قوم پر
؍؍	۱۵	ہلالی سنے	جہلا سنے
۳۱	۴	حاولیا	اولیا
۳۴	۱۵	اسدلیں کیجاتی تب بہی	اگر دلیں کیجاے تب بہی
۳۶	۶	سرلس سے	لس سے پاکی
	۱۴	لمم فہم	کم فہم
۳۷	۱۴	زنگ ار چہوڑ اسس	زنگ چہوڑا نہین
؍؍	۱۵	کی اخلتار کی	کی احتیاط کی
۳۸	۱	ہاتہہ اک نہین	ہاتہہ ایک نہین
؍؍	۱۲	فدا ہنود سے ایسی ہی	فدا ہنود ایسی ہی
؍؍	۱۴	جیسا انسانی	جیسا سالی
۳۹	۱۴	کہ آتس	کہ اسس
۴۱	۱	خدائی تعالی	خدائی تعالی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		حصہ دوم	
۴۴	۱۰	آکاس	یعنی ظرف زمان تمیز ہوتاہی
۴۵	۱	پہر حال	بہر حال
۴۷	۱۲	حوف نہ ہوسگا	خوف نہ ہیگا
۴۹	۱	کریں وجیرہ ثواب بیشمار جسم کرین	کرین تا ذخیرہ ثواب بیشمار جسم ہیچ
//	۷	پورا نسے	پوران
//	۱۲	بیرحست	بیرحیت
//	۱۴	ادباد پیدا	اوبعد پیدا
//	۱۵	محال تہا	محال ہے
۵۴	۲	نیرسے	تیرسے
//	۹	چیل ستو	چیل سکتو
//	۱۲	اور سماسے	اور سواسے
۵۵	۱	عطرکی دوکان	عطر دوکان
۵۷	۱۳	حادی اکبر	حادی اکثر
۵۸	۷	رشیہ	آتی
۶۰	۱	قدیم ولال اخارج	قدیم لیکن اخارج
//	۳	درین	درشن
۶۲	۲	نت	ست
۶۳	۲	رلور دمن سے	رلور دین سے
//	۳	معلو	معلوم
//	۷	ہنود کو حیاسے	ہنود کو داجیات سے
//	۱۱	فعل بادکری	فعل بادکرے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
//	۱۱	کررد	گرد
//	۱۲	نکالاسے	نکالا ہے
۶۵	۹	کے لے مضید	کے مفید
۶۷	۵	جو امام طفولست سے	امام طفولیت سے جو
//	۱۲	اشخاص قلم لور امام	اشخاص ذکورین امام
۶۸	۸	اشخاص باے	اشخاص بہت باے

تواریخ شاعران

من تصنیف رای لنگر پرشاد صاحب عیش خلف راجه چھبو لال زیب

اخوی مصنف

چون رقم کرد است آن بے نسخه ॥ بے نظیر و بے بدل از من شنو

ہاتف غیب این صدا از غیب داد ॥ نسخه خوش طبع گردید بگو

سمت ۱۹۴۵

من تصنیف رای جهانکی چند صاحب آشفته

قرابت دار مصنف

جب یا تحفة الهند کا جب جواب ॥ کس نے لکھا مخزن فیض ہے

سال تصنیف کی غیب سے ॥ یہ آئی صدا گلشن فیض ہے

۱۳۰۶

من تصنیف لاله گردہر پرشاد فہم ولد رای منوہر پرشاد

برادر مصنف

کیوں نہ گلزار اسکا ہوگا نام ॥ باغ یہ کیوں نہ ہو بہار ہی سے

اسکی تاریخ طبع میں نے کہی ॥ باغ ہی سے ہے کہو بہار ہی سے

۱۳۰۶

من تصنیف لاله جانکی پرشاد حکیم خویش مصنف

الہی تا ابد باشد سلامت ॥ رقم کرده کتابے قابل دید

چھپا اسی دل ربا تصنیفاتِ واہب ؛؛ یکے گلدازِ فطرت طبع کردید ١٣٠٠

من تصنیف لالہ کرپا شنکر صاحب حشم

از اہل قرابتِ مصنف

خوب ہے تردید کی تردید یہ ؛؛ اسکا سالِ طبع عقبیٰ نے یہ لکھا ؛

سر کے بھل آئی بہار اس باغ مین ؛ شاد ہو گلدازِ فطرت چھپ گیا ؛

من تصنیف لالہ توتن چند صاحب نالان

برادر زادہ آشفتہ صاحب

مجھے حیرت تھی یہ کیسا سما ہے ؛ یہ ہے کس واسطے نورانی روز آج

یکایک غیب سے آئی صدا یہ ؛ چھپی گلدازِ فطرت دلفروز آج

١٢٩٦

تمام شد

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب معرفت انتساب از تصنیف ٹھاکر پرشاد صاحب متخلص بہ واہب باہتمام [illegible] جناب نامی و گرامی اعنی منشی جگت نارائن صاحب بروی چار مینار بتاریخ [illegible] ماہ رجب المرجب سنہ ١٢٩٦ ہجری روز دوشنبہ بمطبع خیر خواہ دکن بطبع قرین گردید فقط